احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 16 جون 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 16 جون 2010ء 3 رجب 1431 ہجری 16 احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 128

آٹھویں شرط بیعت

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ (دین حق) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 564)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس میں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہوجاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے لیکن جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہوجایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر ہوتا ہے اور سچائی کی روح ان کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں اور چاروں طرف سے ان پر لعن وطعن کی بارشیں ہوں اور ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہوجائیں بلکہ اس لئے تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ ہر یک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختۂ مشق ہوتا ہے۔ مثلاً اس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختۂ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اس کو ادھر ادھر اڑاتی ہے اور پریشان کرتی رہتی ہے اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کردیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اس درجہ کی کوفت کے نمودار نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح کسان اس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے اور وہ دانے خاک میں مل کر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہوجاتے ہیں اور ان کا وہ رنگ وروپ سب جاتا رہتا ہے۔ لیکن وہ دانا کسان اس لئے ان کو مٹی میں نہیں پھینکتا کہ وہ اس کی نظر میں ذلیل ہیں۔ نہیں بلکہ دانے اس کی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے ان کو مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑھیں اور پھولیں اور ان میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔

(انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 52)

آپس میں محبت اور نظام جماعت کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔ نظامِ جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت ہی ہے۔ اگر اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم روزے رکھتے ہو دوسرے (۔) بھی روزے رکھتے ہیں۔ تم حج پر جاتے ہو دوسرے بھی حج پر جاتے ہیں۔ یا بعض صدقات بھی دیتے ہیں تو کوئی فرق ہونا چاہئے۔ ایک بڑا واضح فرق نظامِ جماعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے۔ اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفہ وقت کو لکھا جا سکتا ہے۔ اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن نظامِ جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

لاہور کے ''پاک ممبروں'' کی ایمان افروز ادائیں

جنہوں نے حالت نماز میں جان قربان کر کے خدا کی رضا کی جنت خرید لی

عبدالسمیع خان

پاک ممبروں کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعودکو 13 دسمبر 1900ءکو الہاماً بتایا گیا کہ

''لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ان کو اطلاع دی جاوے۔نظیف مٹی کے ہیں''

(الحکم 17دسمبر 1900ء)

حضرت مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی کی تحقیق کے مطابق دسمبر 1900ء میں لاہور میں صرف 20 مخلص احمدی موجود تھے۔ (الفضل 25 نومبر 2005ء)

اس پاک مٹی میں پروان چڑھنے والے پودوں میں خدا نے ایسی برکت دی کہ آج 110 سال بعد مئی 2010ء میں 86 احمدیوں نے خدا کے حضور خون کے نذرانے پیش کئے اور 100 سے زیادہ زخمی ہوئے۔

ایک اور الہام میں حضرت مسیح موعود کو یہ خبر بھی دی گئی کہ

''لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں''

(الحکم 17راگست 1902ء)

لاہور کی تاریخ احمدیت انہی پاک محبوں کی قربانیوں سے عبارت ہے۔

خلافت کا مقدس سائبان

اس تازہ قربانی کے ساتھ تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ مذاہب ایک نئے خون آشام تجربہ سے آشنا ہوئی جس کا سب سے بڑا اور گہرا اثر لاہور کی جماعت پر ہوا۔ کتنے ہی گھروں کے سائبان اٹھ گئے مگر خلافت احمدیہ ساری جماعت کے ساتھ ان کی طرف لپکی اور ان تمام ستم رسیدوں کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر متاثرہ گھرانے میں خود فون کر کے برکتوں اور دعاؤں سے نوازا اور ہر احمدی کا دل چاہتا ہے کہ کاش ان کے سارے غم اپنے سینہ میں چھپا لے مگر اس دنیا میں یہ تو ممکن نہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ ان سے مل کر محبتوں اور وفاؤں کے جذبات کو زبان دی جائے۔

اسی نقطہ نگاہ سے مجلس انصار اللہ پاکستان کے ایک وفد کے ساتھ مجھے بھی 8 جون کو لاہور جا کر اس قابل فخر قربانی کے کرداروں سے ملنے کا شرف حاصل ہوا جس کی تفاصیل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات جمعہ میں بیان فرما رہے ہیں اور کچھ الفضل کے شماروں میں شائع ہوچکی ہیں اسی تسلسل میں کچھ اور باتیں عرض ہیں۔

کسی بھی وفد کا 80 سے زیادہ گھروں میں جانا تھوڑے وقت میں تو ممکن نہیں اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ مختلف گروپ مختلف گھروں میں جائیں تا کہ سب کے دکھ یکساں بانٹے جاسکیں۔اسی طرح ہر وفد کو ایک ایسا گائیڈ بھی فراہم کیا گیا جو متعلقہ جگہوں پر پہنچاسکیں۔ ہمارے گروپ (جس میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب اور شکیل احمد صاحب شامل تھے) کے راہنما مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب نائب ناظم ایثار مجلس انصاراللہ ضلع لاہور تھے جنہوں نے قریباً سارا دن وقف کیا۔ بیسیوں فون کئے۔ جانے کہاں کہاں سے چھوٹے رستے تلاش کئے۔ ہم سب ان کے ممنون اور شکر گزار ہیں۔

دین کے فدائی

شہداء کے بارہ میں ان کے ورثا سے معلومات حاصل کی گئیں جس کی روشنی میں یہ مشترک امر بیان کرنا ضروری ہے کہ سب شہداء نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والے تھے۔ نماز اور احمدیت کے سچے عاشق تھے جن کو خدا نے توجہ خاص سے چن لیا اور جنت الفردوس میں جگہ دی۔ خدا تعالیٰ کا انتخاب یقیناً بیشمار مصالح اور حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے وہ اسی کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔

مرکزی نمائندوں کی مصروفیات

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان 28 مئی سے ہی لاہور میں مرکزی نمائندہ کے طور پر قیام فرما ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بتایا کہ جمعہ 28 مئی کی دوپہر کو جونہی لاہور کی بیوت الذکر پر دہشت گردی کی خبریں آنے لگیں تو محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے حکم پر وہ مندرجہ ذیل احباب کے ساتھ فوری طور پر لاہور روانہ ہوگئے۔

مکرم مرزا فضل احمد صاحب

مکرم مرزا عدیل احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر مرزا اثمر احمد صاحب

مکرم شاہد احمد سعدی صاحب

لاہور پہنچ کر سب سے بڑا مسئلہ نعشوں کی شناخت اور ہسپتالوں سے ان کے حصول کا تھا۔ نعشیں جناح ہسپتال، شیخ زید ہسپتال، سروسز ہسپتال اور میو ہسپتال میں تھیں۔ ان میں مورچری کی حالت ناقابل بیان تھی۔ لاشیں زمین پر ہر طرف خون اور خاک میں غلطیدہ تھیں۔ان کے ورثا اور دیگر احباب جماعت ان کو شناخت کر رہے تھے۔نہایت تکلیف دہ حالت تھی مگر کسی زبان پر کوئی شکوہ، کوئی واویلا نہیں تھا۔صبر اور استقامت کے عظیم مناظر تھے۔ورثا نہایت سکون کے ساتھ نعشیں وصول کرتے اور ایمبولینسوں کے ذریعہ لے جاتے جن کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

محترم میاں صاحب تمام جاں نثاروں کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ تمام زخمیوں سے ملے۔حضور انور کی طرف سے بھی محبت اور دعاؤں بھرا پیغام دیا۔بعض کے ہاں ایک سے زیادہ دفعہ وزٹ کیا ان کی ضروریات اور مسائل کا جائزہ لیا۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر صاحب بھی دارالذکر تشریف لائے تو ان کو بریف کیا۔ پولیس افسران اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندے بھی آئے۔ان سے ملاقات کی۔ پریس کانفرنس کی۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر انٹرویو کے ذریعہ اپنا مؤقف بیان کیا۔بعض مقامات پر صدران اور دیگر جماعتی و ذیلی تنظیموں کی میٹنگز کیں اور ضروری ہدایات دیں۔

آپ نے دہشت گردی کے بعد آنے والا پہلا جمعہ 4 جون کو دارالذکر میں پڑھایا۔ اسی دن مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ماڈل ٹاؤن میں، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت التوحید میں اور مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دہلی دروازہ میں جمعہ پڑھایا۔

جن شہداء کے گھروں میں ہم تعزیت کے لئے گئے ان کے مختصر تعارف اور خدمات پر مشتمل نوٹ بھی تیار کیا تھا مگر چونکہ حضور اقدس خطبات جمعہ میں ان کا تفصیلی ذکر فرما رہے ہیں اس لئے سردست اس کو چھوڑ کر صرف زخمیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

جن 2 زخمیوں کے گھر جانے کا موقع ملا ان کا تعارف درج ذیل ہے۔

2 زخمی

مکرم عطاء الباسط صاحب قائد مجلس کوٹ لکھپت کو ٹانگ میں گولی لگی بازو سینے اور پنڈلیوں پر بم کے شیل لگے۔ کان بھی متاثر ہوا ہے۔ ماڈل ٹاؤن میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔انہوں نے ایم بی اے کیا ہوا ہے۔ ان کے خدام مستعد ہیں اور مسلسل اپنے قائد صاحب سے ہدایات لے رہے ہیں۔

مکرم منصور احمد بھنڈر صاحب کو دارالذکر میں گولی لگی اور زخمی ہیں۔کولہے میں گولی لگی تھی جو نکال دی گئی مگر اس کے بعد ایک اور آپریشن متوقع ہے۔سخت تکلیف میں تھے مگر اس کے باوجود بڑی محبت سے چل کر آئے اور باہر تک رخصت کرنے بھی آئے۔

انہوں نے بتایا کہ جب گولیاں چل رہی تھیں تو ان کی زبان پر عیدالاضحیٰ والی تکبیرات جاری ہوگئیں اور مسلسل غیبی طاقت کے زیر اثر دہراتے رہے۔انہوں نے بتایا کہ جب میں کسی شہید کے گھر تعزیت کا فون کرتا ہوں تو وہ اپنا غم بھول کر میرا حال پوچھنا شروع کر دیتے ہیں اور میری آنکھیں نمناک ہوجاتی ہیں۔

ان کے ایک بیٹے پیپر دے رہے ہیں اور اس صدمہ کے باوجود ہمت کے ساتھ حصول تعلیم میں مصروف ہیں۔

جناح ہسپتال کے زخمی

8 جون کو جناح ہسپتال لاہور میں جن زخمیوں سے ملاقات ہوئی ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب۔مکرم مرزا سرفراز احمد صاحب۔مکرم عرفان احمد صاحب۔مکرم عطاء الحی صاحب۔مکرم غضنفر ہاشمی صاحب۔مکرم مبارک احمد ڈار صاحب۔ مکرم ارشد محمود صاحب۔ مکرم محمد سرفراز صاحب۔

یہ سب زخمی تکلیف کے باوجود ہشاش بشاش ہیں۔آنے والوں کا خوشدلی سے استقبال کرتے ہیں۔

مکرم طاہر زیروی صاحب ابن ثاقب زیروی صاحب نے بتایا کہ ان زخمیوں کی خدمت، سکیورٹی اور طعام کا انتظام جماعت جوہر ٹاؤن کے سپرد ہے۔جس کے انصار اور خدام مستعدی کے ساتھ باری باری حاضر رہتے ہیں اور لجنہ ان کی ضرورت کے مطابق کھانے تیار کر کے بھجواتی ہے۔

سارا چمن

یہ چند پھولوں کی خوشبو ہے۔حضرت مسیح موعود کا تو سارا باغ انہی خوشبوؤں سے معطر ہے۔انشاء اللہ دیگر احباب کے حالات بھی پیش کئے جائیں گے تا کہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کا کام کریں۔

ہر فرد کی قربانی اور دین کی محبت کا حال سنتے ہوئے آنکھیں چھلک پڑتی تھیں اور دل بے اختیار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتا تھا۔ ہاں وہی محبوب دلبراں جس پر درود پڑھتے ہوئے ان عاشقوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ وہ کیسا لاثانی محبوب ہے جو 1400 سال کے بعد آخرین کو اولین سے ملا رہا ہے اور سب نے ہزار سال کے فاصلے چند لمحوں میں طے کر لئے اور بیابانوں کو گلزاروں میں بدل دیا۔ سچ ہے کل برکة من محمدﷺ۔ ہر برکت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دم سے ہے۔

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ

خطبہ جمعہ، فرانس میں ورود، امریکن کونسلیٹ اور آرچ بشپ سے گفتگو اور لندن آمد

رپورٹ: محترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوئٹزرلینڈ میں مصروفیات اور سوئس جماعت کے مرد و زن بچوں اور بوڑھوں پر اس کے انمٹ نقوش کا ذکر گزشتہ رپورٹ سے جاری ہے۔ جمعرات مؤرخہ 22؍اپریل تک کی مصروفیات بیان ہو چکی ہیں اور یہ قسط بقیہ ایام سفر پر مشتمل ہے جس کے ساتھ حضور پُرنور کا یہ سفر یورپ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

23؍اپریل 2010ء

حسبِ معمول آج بھی حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی عام مصروفیات کا آغاز بیت نور میں تشریف لا کر نماز فجر کی ادائیگی سے کیا جو ساڑھے پانچ بجے آپ کی امامت میں ادا کی گئی۔ گزشتہ دنوں کے مقابل پر آج سردی نسبتاً کم تھی اور نیلگوں آسمان کا مطلع بالکل صاف اور موسم خوشگوار تھا۔ ٹمپریچر 20 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچا ہوا تھا۔ آج سوئٹزرلینڈ جماعت کے اس نئے مرکز میں حضور کا سب سے پہلا جمعہ تھا اور آج ہی پہلی دفعہ اس جگہ کیلئے ''بیت نور'' کا نام بھی ڈائس پر لکھا گیا۔ لوگ نماز جمعہ کیلئے صبح 11 بجے سے ہی دور و نزدیک کے علاقوں سے آنے شروع ہو گئے۔ ٹرانسپورٹ، پارکنگ اور ضیافت کے شعبے بھی بڑی مستعدی اور تیزی سے کام کرتے دکھائی دیئے۔ اسی دوران تھرگاؤ صوبہ کی ایک اخبار Thurgauer Zeitung کی نمائندہ خاتون بھی کیمرہ لئے ہوئے گھومتی اور تصویریں لیتی دکھائی دی۔ نماز جمعہ کیلئے پہلی نداء مکرم سعید کاہلوں صاحب نے دی۔ حضور انور ایدہ اللہ دو بجکر پانچ منٹ پر نماز جمعہ کیلئے تشریف لائے تو مکرم عارف محمود ملک صاحب نے دوسری نداء دی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جسے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم۔ٹی۔اے پر Live نشر کیا گیا۔ اس خطبہ کے اہم نکات قارئین کے افادہ کیلئے یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

خطبہ جمعہ حضور انور

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں متفرق تربیتی امور کی طرف نہایت مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ حضور نے دس شرائطِ بیعت کی تشریح فرماتے ہوئے عہدِ بیعت کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

حضور نے فرمایا میں اکثر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں اور حقیقی شکر گزاری اسی صورت میں ادا ہو سکتی ہے جب ہمارے دل میں تقویٰ ہو اور ہم اپنے مقصد پیدائش کو سمجھیں۔ فرمایا میں نے گزشتہ دو تین خطبات میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی تھی۔ مجھے ان باتوں کو دوہرانے کی طرف اس وجہ سے توجہ پیدا ہوئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں MTA کی سہولت سے نوازا ہوا ہے جس میں میرے خطبات باقاعدہ آتے ہیں اور دوسرے ایسے پروگرام بھی جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کیلئے ضروری ہیں لیکن پھر بھی سو فیصد افراد جماعت اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جو باقاعدگی سے خطبہ نہیں سنتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ فرمایا نئے ہونے والے عرب احمدیوں میں سے بعض لکھ کر یا ملاقاتوں میں مجھے بتاتے ہیں کہ آپ کے بعض خطبات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا آپ یہ سب کچھ ہمارے ہی حالات کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ حضور نے اس ضمن میں روس کے احمدیوں کی طرف سے بھی ایسے ہی جذبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب کچھ عرصہ سے رشین میں بھی باقاعدہ خطبہ کا ترجمہ MTA سے نشر کیا جا رہا ہے۔ روس کے مختلف ممالک سے بڑی کثرت سے احمدیوں کے خطوط آنے لگ گئے ہیں کہ ہم پر خطبات نے نہایت مثبت اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ فرمایا کہ شادی بیاہ کی رسوم پر جب میں نے خطبہ دیا تھا تو اس وقت بھی خط آئے کہ ان رسوم نے ہمیں بھی جکڑا ہوا تھا۔ آپ کے خطبہ نے ہمارے لئے بہت سا تربیتی سامان مہیا فرما دیا ہے۔

حضور انور نے سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک میں آ کر آباد ہونے والے احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سکون اور مالی کشائش عطا ہونے پر عبدِ شکور بننے کی نصیحت فرمائی۔ قرآن کریم کی آیت لَئِنْ شَکَرْتُمْ کے حوالہ سے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ عبد شکور بننے کیلئے اپنے دل و دماغ میں اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھے اور اپنی زبان کو اس کے ذکر سے تر رکھے۔ اس کا ایک عاجز بندہ بننے کی کوشش ہو اور اس کا پیار دل میں ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اولاد، صحت مند جسم، صلاحیتوں، استعدادوں اور مال کا اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق صحیح مصرف اس کی شکر گزاری ہے۔ شکر گزاری کا مضمون انسان کو نیکیوں اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔

حضور نے شکر گزاری کے مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہ آیت کریمہ کے حوالہ سے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غفور کے ساتھ شکور کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یعنی وہ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔ اگر ایسے مہربان اور قدر دان خدا کو چھوڑ کر بندہ اور طرف جائے تو ایسے شخص کو بیوقوف اور بدقسمت کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ فرمایا اپنے وطن سے بے وطنی کوئی بلاوجہ اختیار نہیں کرتا۔ یا تو ظالموں کی طرف سے زبردستی نکالا جاتا ہے یا ظلموں سے تنگ آ کر انسان خود نکلتا ہے اور یا پھر معاش کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اگر احمدی اپنے جائزے لیں تو صاف نظر آئے گا کہ اگر ان میں سے پہلی صورت مکمل طور پر نہیں تو دوسری دو صورتیں بہرحال ہیں۔ ان ملکوں کی حکومتوں نے آپ کے حالات کو حقیقی سمجھ کر آپ کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ سب فضل اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی وجہ سے کئے ہیں۔ اس لئے احمدیت کے ساتھ اس طرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو۔ اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے، خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف آپ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے عہدِ بیعت کی اہمیت بھی بیان فرمائی کہ بیعت بیچ دینے، اپنی تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کر دینے کا نام ہے۔ حضور انور نے ایک احمدی کیلئے حضرت مسیح موعود کی طرف سے مقرر کردہ دس شرائط بیعت میں سے ایک ایک کی وضاحت فرمائی اور احباب جماعت کو اس تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کی نصیحت فرمائی۔ شرک سے اجتناب کے حوالہ سے فرمایا کہ شرک صرف ظاہری بتوں اور پتھروں کا ہی نہیں بلکہ مخفی شرک بھی ہوتا ہے۔ اپنے کاموں کی خاطر اپنی نمازوں کو قربان کرنا بھی شرک ہے۔ بعض دفعہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے آگے کھڑی ہو جاتی ہے۔ کئی لوگ احمدیت سے اولاد کی وجہ سے دور رہتے ہیں۔

فرمایا حضرت مسیح موعود نے ایک احمدی سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی، جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے بچتا رہے۔ فرمایا آجکل میڈیا کی وجہ سے یہ برائیاں عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

فرمایا دماغ اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے جو بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی ہے اور اولادیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ حضور انور نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے بیٹھنے نہ دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔ بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔

حضور انور نے ذیلی تنظیموں کو میڈیا کی برائیوں کے خلاف فعال حکمت عملی اپنانے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ انصاراللہ، لجنہ اور خدام الاحمدیہ سب اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں کہ انہیں ہمیشہ دین مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ آپ کو زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس لئے ایک احمدی اور غیر احمدی میں فرق ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی نظامِ جماعت ہی ہے۔

حضور انور نے خلیفۂ وقت اور نظام جماعت سے اپنا رشتہ مضبوط تر کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ فرمایا جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے۔ اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفہ وقت کو لکھ کر شکایت کی جا سکتی ہے لیکن نظام جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح عہدے داروں کا بھی کام ہے کہ لوگوں کو ابتلاء میں نہ ڈالیں اور سچی

ہمدردی اور خیر خواہی سے ہر ایک سے سلوک کریں۔

حضور انور نے شرائط بیعت کے حوالہ سے احبابِ جماعت کو حضرت مسیح موعود کی درج ذیل تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی کہ نمازوں کی پابندی کی جائے۔ نفسانی جوش کے تحت زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دی جائے۔ ہر حالت میں، تنگی کے حالات ہوں یا آسائش کے، خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کی جائے۔ دنیا کی رسموں اور ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچایا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کی جائے۔ ہر قسم کے تکبر کو چھوڑ کر عاجزی اختیار کی جائے۔

حضور انور نے اس شرطِ بیعت کہ بیعت کنندہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ (دین) کو اپنی جان، مال اور عزت اور اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے۔'' کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ ایک بہت اہم شرط ہے۔ ہر احمدی احمدیت کا نمائندہ ہے اور اس نے دین حق کی حقیقی تصویر بننے کی کوشش کرنی ہے۔ آج غیر از جماعت کی نظریں بھی ہم پر ہیں۔

حضور نے سوئٹزرلینڈ میں بیوت کے مینارے بنانے پر پابندی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شک یہ میناروں کا فیصلہ تو ہو چکا ہے لیکن اس ایشو کو ہر وقت زندہ رکھیں۔ وقتاً فوقتاً اخباروں میں لکھیں، سیمینار کریں اور مختلف طریقوں سے لوگوں کی توجہ اس طرف کراتے رہیں۔ جس طرح انہوں نے ریفرنڈم کروا کر یہ قانون پاس کروایا ہے اسی طرح ریفرنڈم سے یہ قانون ختم بھی ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ بے شک میناروں کی اپنی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ تو بہت بعد میں بننے شروع ہوئے ہیں لیکن یہاں دین حق کی عزت کا سوال ہے۔ میناروں کے نام پر دین حق کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ فرمایا انہیں جماعت احمدیہ کی مثال دیں کہ اس وقت دنیا کے 195 ممالک میں جماعت قائم ہے۔ سوئٹزرلینڈ ہی کو لیں کہ کبھی جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی قانون شکنی کی گئی ہو یا کسی بھی فساد میں جماعت نے حصہ لیا ہو یا حکومت کے خلاف کسی بغاوت میں شامل ہوئے ہوں۔ ذاتی رابطوں سے اپنے تعلقات کو وسیع کریں۔ اپنے گھروں میں نہ بیٹھے رہیں۔ جن کو زبان آتی ہے وہ اپنے اردگرد ماحول میں شرفاء سے رابطے کریں اور (دعوت الی اللہ) میدان کو وسیع کریں۔ اور جنہیں صحیح طرح سے زبان نہیں آتی وہ کوئی لٹریچر لے کر تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ بہر حال جماعت کے ہر فرد کو اس کام میں اپنے آپ کو ڈالنا ہو گا تبھی آپ کی تھوڑی تعداد بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

حضور انور نے یورپ میں پردہ کے خلاف سازشوں کی بھی نشاندھی فرمائی کہ یہ ایشو بھی دین حق کو بدنام کرنے کیلئے اٹھایا گیا ہے۔ حضور نے احمدی بچیوں اور عورتوں کو ایک مہم کی صورت میں اخباروں میں مضامین اور خطوط لکھنے کی تحریک فرمائی اور اس بارہ میں انگلستان اور جرمنی کی لجنات کے کام کی تعریف کی۔

فرمایا پردہ عورت کی عزت کیلئے ہے۔ عورت کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنی عزت اور وقار کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ پس یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو پردہ پہنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے۔ فرمایا میں ان احمدی لڑکیوں کو بھی کہتا ہوں جو کسی قسم کے Complex میں مبتلا ہیں کہ اگر دنیا کی باتوں سے گھبرا کر یا فیشن کی رَو میں بہہ کر انہوں نے اپنے حجاب اور پردے اتار دیئے تو پھر آپ کی عزتوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہو گی۔ آپ کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے۔ حضور نے پردہ کی حفاظت کرنے والی ایک احمدی بچی کا یہ واقعہ بھی سنایا کہ اسے اس کے Boss نے ایک مہینہ کا نوٹس دیا کہ اگر تم اس کے بعد دفتر میں حجاب لے کر آئی تو کام سے فارغ کر دیا جائے گا۔ اس بچی نے دعا کی کہ اے اللہ! میں تو تیرے حکم کے مطابق یہ کام کر رہی ہوں اور تیرے دین پر عمل کرتے ہوئے پردہ کر رہی ہوں۔ اس لئے کوئی صورت نکال اور اگر یہ ملازمت میرے لئے اچھی نہیں تو پھر کوئی اور بہتر انتظام کر دے۔ ایک مہینہ تک وہ افسر اس بچی کو تنگ کرتا رہا اور یہ دعا کرتی رہی۔ آخر ایک ماہ کے بعد یہ بچی تو اپنے کام پر قائم رہی لیکن اس افسر کو اس کے بالا افسر نے اس کی کسی غلطی کی وجہ سے فارغ کر دیا یا دوسری جگہ بھجوا دیا اور اس طرح اس کی جان چھوٹی۔ تو اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔

حضور انور نے شرائطِ بیعت کی اس آخری شرط کی بھی وضاحت فرمائی جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''مجھ سے اطاعت اور تعلق سب دنیاوی رشتوں سے زیادہ ہو''۔ فرمایا ہر ایک کو اس پہلو سے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے رشتے، ہماری عزیز داریاں، ہمارے تعلقات، ہماری قرابت داریاں حضرت مسیح موعود سے تعلق میں حائل تو نہیں ہو رہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کا الہام اور وہ لوگ جنہوں نے تیری پیروی کی انہیں ان لوگوں پر جنہوں نے تیرا انکار کیا قیامت تک غالب رکھوں گا، پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ الہام حضرت مسیح موعود کو دو تین دفعہ ہوا۔ اس میں جو مخالفوں اور منکروں پر غلبہ کا ذکر ہے یہ اسی کے حق میں پورا ہو گا جو آپ کے حقیقی متبعین میں داخل ہو گا۔ آپ کی اطاعت میں فنا ہو گا اور آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا۔

حضور نے آخر پر پھر جماعتی نظام اور تمام ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ کے ان ارشادات کو سننے کیلئے سوئٹزرلینڈ کی جماعتوں کے علاوہ اٹلی اور جرمنی سے بھی احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے اور اس طرح ایک ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ اور عصر ادا کیں۔

اجتماعی بیعت

نمازوں کے معاً بعد اجتماعی بیعت کا پروگرام تھا جس میں گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران تحریراً بیعت کرنے والے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک کے نیچے اپنے ہاتھ رکھ کر حضور کی دستی بیعت کی۔ ان نومبائعین میں مکرم نور الدین صاحب (اٹالین)، مکرم عطاء الحق صاحب (البانین)، مکرم محمد بیکم صاحب اور مکرم حمود احمد صاحب (آف مراکش) شامل تھے۔ اس موقعہ پر سوِس، عرب، اٹالین، البانین، ترک اور پاکستانی حاضرین ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ایک لڑی میں پروئے جانے کی طرح حضور انور ایدہ اللہ سے جڑ گئے اور بیعت میں شریک ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے عہد بیعت کے الفاظ اردو میں دہرائے۔ ساتھ کے ساتھ جرمن زبان میں ان کا ترجمہ دہرانے کی سعادت مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ) کو نصیب ہوئی۔ بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تمام نومبائعین کی استقامت اور ان کی دینی، روحانی اور اخلاقی ترقی کیلئے دعا کروائی۔ پھر آپ نے اٹالین نو احمدی مکرم نور الدین صاحب سے بعض سوالات دریافت فرمائے۔ اس موقعہ پر محترم مربی صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ انہوں نے فرنچ سے اٹالین میں دو کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے انہیں حضرت مسیح موعود کی کتب کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے بتایا کہ وہ کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ یہ دوست لوگانو شہر میں رہتے ہیں جو کہ سوئٹزرلینڈ کے اندر اٹالین بولنے والے علاقے کا ایک شہر ہے اور وہاں کسی کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں خلافت خامسہ کے مبارک دور میں ہونے والی یہ پہلی اجتماعی بیعت تھی۔

لجنہ مارکی میں

بیعت کے بعد لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ سیدھے لجنہ مارکی کی طرف تشریف لے گئے لیکن رستہ میں جب آپ کی نظر ایم۔ٹی۔اے کے کارکن مکرم منیر عودہ صاحب پر پڑی تو حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ Live Streaming ٹھیک ہو گئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ بس ٹھیک ہی تھی تو حضور نے فرمایا کہ ٹھیک تھی تو کافی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ پیغام پہنچنا چاہئے۔ اس کے بعد حضور انور جونہی لجنہ مارکی میں داخل ہوئے تو تمام لجنہ و ناصرات پروانوں کی طرح شمع نور خلافت کی طرف اُمڈ آئیں اور حضور کے اردگرد کھڑے ہو کر کورس کی شکل میں نغمے، ترانے اور نظمیں پڑھنے لگیں جن میں سے چند اشعار نمونۃً یہاں پیش کرتا ہوں۔

جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں

....

میرے حضور حضرتِ مسرور زندہ باد
حق نے کیا ہے آپ کو مامور زندہ باد

....

اُس یار بے مثال کا دیدار ہو نصیب
ذوقِ دعا و لذتِ گفتار ہو نصیب
اسکی رضا نصیب ہو اور پیار ہو نصیب

....

نظر نظر میں لئے جان و دل کے نذرانے
طوافِ شمع کو پھر آگئے ہیں پروانے

....

تیری قرب و رضا جو پا بیٹھے
گویا دارالاماں میں آبیٹھے
اُس پہ نظرِ کرم پڑے جو بھی
خاکساری میں سر جھکا بیٹھے
تیری محفل میں بیٹھنے والا
دولتِ دو جہاں کما بیٹھے

لجنہ کی مارکی میں کچھ دیر گزارنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ساتھ (جو کہ پہلے سے لجنہ مارکی میں موجود تھیں) بچوں کی ماؤں والی مارکی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں موجود چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیار کیا۔ حضور نے کسی بچے کے سر پر دست شفقت رکھا تو کسی کے گالوں کو پیار سے سہلایا اور دل ہی دل میں احمدیت کے ان نونہالوں کیلئے دعائیں کرتے رہے اور ان میں خوشیاں بکھیرتے اور برکتیں نچھاور کرتے رہے۔ حضور کی ان شفقتوں اور احسانات پر بچوں کی مائیں جس طرح واری واری جا رہی تھیں اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں اس کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے ان میں سے ہر ایک کا دل خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے جھکا ہوا ہے۔ اللہ سب احمدی ماؤں کو اپنے بچوں کی طرف سے ہمیشہ آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرماتا رہے۔ (آمین)

فرانس روانگی

اب وقت 3 بجکر 45 منٹ ہو گیا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ کی فرانس روانگی کا وقت قریب آ رہا ہے۔ دوپہر کا کھانا تناول فرمانے اور سفر کی تیاری کے بعد حضرت صاحب ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف شعبوں میں خدمت کرنے والوں کے ساتھ نیز مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور جماعت کی نیشنل عاملہ کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں اور پھر پانچ بجکر 38 منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ فرانس کے شہر سٹراس برگ کی طرف روانہ ہونے لگے تو محترم طارق ولید صاحب (امیر جماعت سوئٹزرلینڈ) نے 40X80 CM کا ایک خوش نما سنہرا فریم حضور کی خدمت میں پیش کیا جس کے اندر خالص سونے کی ایک پلیٹ پر سورۃ الفاتحہ کندہ تھی اور جو کسی عرب شیخ نے جماعت کو کچھ عرصہ قبل ہماری بیت محمود (زیورک) کی زیارت کے

دوران دیا تھا۔

الوداعی مناظر

اس وقت مشن ہاؤس کی عمارت کے باہر سینکڑوں کی تعداد میں مرد وزن، بچے اور بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے قطار در قطار کھڑے تھے۔ نظم و ضبط کی ڈیوٹی والے احباب کو پیچھے ہٹا رہے تھے لیکن ہر آنکھ جی بھر کر حضور کو دیکھنا چاہتی تھی۔ بچوں، بچیوں اور بعض خواتین کی پرسوز اور مترنم آواز میں الوداعی نظموں اور ترانوں کی آوازیں بھی فضا میں گونج رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے پیار بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا تو غمِ فرقت سے اداس چہرے کھل اٹھے۔ پیارے آقا سے جدائی کا تصور ہر شخص کو افسردہ کئے ہوئے تھا۔ حضور انور کے دورے کے دوران سارے مشن ہاؤس میں عید جیسا سماں رہا۔ ہر دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے معمور اور مخمور دکھائی دیتا تھا۔ ہر چہرہ ان دنوں میں اُجلا اُجلا اور کھلا ہوا نظر آتا تھا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان دنوں میں امام وقت کی زیارت ان ترسی نگاہوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث بن گئی تھی۔ ان کی اس خوشی اور شادمانی کے مبارک ایام تو پلک جھپکنے کی طرح ایک لمحہ میں گزر گئے اور اب فراق کی گھڑیاں ہر احمدی کو رنجیدہ خاطر بنانے کے لئے ان کے دلوں پر دستک دے رہی تھیں اور اس وجہ سے ان کے چہروں پر افسردگی عیاں تھی۔ بعض جذبات سے اس قدر مغلوب تھے کہ بار بار ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھیں۔ روانگی سے قبل حضور انور نے جب لمبی پرسوز دعا کروائی تو ان میں سے اکثر لوگ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور روتے سسکتے ہوئے انہوں نے حضور کی سلامتی اور مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے دعائیں کیں اور اپنے آقا کو زبان حال سے یہ کہتے ہوئے رخصت کیا کہ

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر

حضور انور نے اپنے چاروں طرف کھڑے احباب و خواتین اور بچوں کو دیکھتے ہوئے انہیں ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئے۔ روانگی سے قبل لوگوں نے بھی ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو الوداعی سلام کہا۔ اس دوران حضور انور گاڑی کے اندر سے بھی اپنے خادموں پر پیار کی نظریں ڈالتے ہوئے انہیں جواباً ہاتھ ہلا ہلا کر سلامتی کی دعائیں دیتے رہے۔ اسی حال میں قافلے کی گاڑیاں آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہوئیں مشن کے احاطہ سے نکل کر بڑی سڑک پر آ گئیں اور پھر وہاں سے موٹروے A7 پر پہنچ گئیں جو کہ بیت نور اور مشن ہاؤس کی عمارت سے چند سو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس موٹروے پر ہماری گاڑیاں تیزی سے سفر کرتے ہوئے Frauenfeld شہر کے پاس سے گزریں جو کہ مشن ہاؤس سے بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور صوبائی دارالحکومت ہے۔ اس موٹروے پر چند کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہمارا قافلہ موٹروے A1 پر آ گیا۔ اس رستہ پر مشن ہاؤس سے تقریباً 25 کلومیٹر کی مسافت پر Winterthur کا شہر واقع ہے جو کہ زیورک صوبہ کے اہم شہروں میں سے ایک ہے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی میناروں والی چار بیوت میں سے ایک بیت اسی شہر میں ہے۔ اس کا مینارہ یہاں کی بیت کی پرانی عمارت پر تقریباً دو سال قبل تعمیر کیا گیا تھا۔ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ایک بڑی مستعد جماعت قائم ہے جس کے صدر مکرم بشارت انیس صاحب ہیں۔ حضور انور کی سوئٹزرلینڈ میں آمد کے پیش نظر بیت نور اور اسی طرح مشن ہاؤس میں ہونے والی تیاریوں کے سلسلہ میں جو قابل عمل ہوئے ان میں اس جماعت کے احباب اور خصوصاً نوجوانوں کی مساعی قابل ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو ان کی انتھک محنت اور خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک بات جس کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں یہ ہے کہ حضور انور نے جمعہ والے دن پانچ بجے کے بعد سفر پر روانہ ہونا تھا جبکہ تین بجے سے وہاں کی سڑکوں پر بہت زیادہ رش شروع ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے فکر تھی کہ رش میں پھنس کر کہیں حضور انور ایدہ اللہ کا وقت ضائع نہ ہو۔ محترم مربی صاحب اور بعض دوسرے دوستوں نے بھی اس بارہ میں فکرمندی کا اظہار کیا لیکن ہمیشہ کی طرح اس موقعہ پر بھی خدائی وعدہ کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔" یہ بے اختیار دل و زبان پر آتا رہا اور سفر کے دوران جب اللہ کے فضل سے نہ کہیں گہرا رش ملا اور نہ ہی وقت ضائع ہوا تو دل سچے وعدوں والے خدا کی حمد کے ترانے گاتا رہا۔

سفر کا احوال

50 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد قافلہ زیورک شہر کے پاس سے گزرا۔ اس جگہ سڑک کے بائیں جانب زیورک شہر نظر آتا ہے تو دائیں طرف زیورک کا بین الاقوامی ایئر پورٹ۔ یہ سوئٹزرلینڈ کا سب سے بڑا شہر ہے اور یہاں کی جماعت بھی سوئٹزرلینڈ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ اس کو دو حلقوں یعنی حلقہ ناصر اور حلقہ مشتاق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حلقہ کا نام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے جو کہ سوئٹزرلینڈ کے پہلے مربی تھے جبکہ دوسرے حلقہ کا نام مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے جنہوں نے لمبا عرصہ سوئٹزرلینڈ میں خدمت کی سعادت پائی اور بیت محمود زیورک بھی آپ کے دور میں ہی تعمیر ہوئی۔

زیورک شہر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے یہ موٹروے آگے جا کر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک شاخ تو سوئٹزرلینڈ کے جنوبی علاقوں کی طرف چلی جاتی ہے جبکہ دوسری Basel اور Bern کی طرف۔ ہم Basel کا سائن لے کر A1 پر آ گئے۔ A1 پر ابھی چند کلومیٹر کا سفر ہی طے ہوا ہوگا کہ موٹروے کے اوپر پل پر بحری جہاز کی شکل والی ایک خوبصورت بلڈنگ دکھائی دی۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ Movenpick نامی ریستوران ہے۔ Movenpick سوئٹزرلینڈ کا ایک مشہور Trade Mark ہے جس کی آئس کریم اور چاکلیٹس وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ دنیا کے 26 ممالک میں اس نام کے 90 سے زائد ہوٹل اور ریستوران قائم ہیں۔

یہ موٹروے Baden شہر کے پاس سے گزرنے کے بعد ایک بار پھر دو حصوں میں بٹ گئی۔ سیدھی جانے والی موٹروے A 1 تو Bern اور جنیوا کی طرف جاتی ہے۔ جبکہ ہم نے Basel کی طرف جانا تھا اس لئے ہم Motorway A 3 پر آ گئے۔ Basel یہاں سے کوئی 55 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ لیکن اس سے پہلے Stein کا شہر آتا ہے جس کے ساتھ ساتھ بہتا ہوا دریائے Rhein سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے درمیان ایک قدرتی سرحد کا کام دیتا ہے۔ اس کے دوسری طرف جرمنی کا شہر Bad Saekingen واقع ہے۔ تھوڑا آگے جا کر دریائے رائین سڑک سے پیچھے ہٹ جاتا ہے لیکن پھر Rheinfelden شہر کے پاس جا کر ایک بار پھر سڑک کے بالکل قریب آ جاتا ہے اور پھر Schaffhausen شہر کے پاس یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rheinfall بناتا ہوا آگے کو بڑھتا ہوا Basel شہر سے گزر کر جرمنی میں داخل ہو جاتا ہے۔ جرمنی میں یہ دریا Koblenz، Mainz اور Koln کے پاس سے گزرتے ہوئے ہالینڈ پہنچتا ہے اور وہاں زمینوں کو سیراب کرتا ہوا آخر Rotterdam شہر کے قریب سمندر میں جا گرتا ہے۔

اس مشہور آبشار Rheinfall کی چوڑائی 150 میٹر ہے جبکہ بلندی جہاں سے یہ گرتی ہے 23 میٹر ہے اور جس جگہ اس کا پانی گرتا ہے وہاں پر گہرائی 13 میٹر ہے۔ اوسطاً اس میں سے فی سیکنڈ 373 کیوبک میٹر پانی گزرتا ہے۔ سردیوں میں پانی کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے جبکہ گرمیوں میں پانی کا بہاؤ بڑھ کر 700 کیوبک میٹر فی سیکنڈ تک جا پہنچتا ہے۔ اس آبشار کی تاریخ میں سب سے زیادہ پانی کا بہاؤ 1965ء میں ریکارڈ کیا گیا جو کہ 1250 کیوبک میٹر فی سیکنڈ رہا۔ اس کے بالمقابل پانی کا کم ترین بہاؤ 1921ء میں رہا جو کہ 95 کیوبک میٹر فی سیکنڈ تھا۔ دو لاکھ سال قبل جب دریائے Rhein بہنا شروع ہوا تو اس وقت Schaffhausen سے اس کا رخ مغرب کی طرف تھا۔ پھر ایک لاکھ بیس ہزار سال قبل اس کے رخ میں تبدیلی آئی اور یہ Schaffhausen سے جنوب کی سمت بہنا شروع ہو گیا۔ گزشتہ 14000 سے لیکر 17000 سال کے عرصہ سے Rheinfall اپنی موجودہ شکل میں بہہ رہی ہے۔ اس آبشار کو دیکھنے کیلئے یورپ بلکہ دنیا بھر سے بکثرت لوگ آتے ہیں اور ایک سال میں ایک ملین سے زیادہ سیاح اس کو وزٹ کرتے ہیں۔ 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ بھی افراد خاندان اور قافلہ کے ہمراہ اس کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ہمارا سفر A 3 پر جاری رہا۔ اب موٹروے Basel شہر کے درمیان سے گزر رہی تھی اور دونوں جانب Basel شہر کی عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ Basel شہر کو صوبے کا درجہ بھی حاصل ہے اور یہ رقبہ کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے گنجان ترین ہے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ 70 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ شہر زیورک سے 80 کلومیٹر شمال مغرب کی طرف فرانس اور جرمنی کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کی معاشیات کا انحصار کیمیکل انڈسٹری اور دوائیاں بنانے والی فیکٹریوں اور تجارت پر ہے۔ دوائیاں بنانے والی دنیا کی تیسری بڑی فرم Novartis کا مرکزی دفتر اسی شہر میں ہے جو کہ 1996ء میں دوائیاں اور کیمیاوی اشیاء بنانے والی دو بڑی فرموں Sandoz اور Ciba Geigy AG کے الحاق سے معرض وجود میں آئی۔ اس شہر کے اندر تین بین الاقوامی ریلوے سٹیشن ہیں Basel SBB سوئٹزرلینڈ کا سٹیشن ہے جبکہ Basel SNCF فرانس کا اور Basel Bad جرمنی کا ریلوے سٹیشن ہے۔ فرانس اور جرمنی کے ریلوے سٹیشن اگرچہ سوس زمین پر بنائے گئے ہیں لیکن ان تک پہنچنے کیلئے کسٹم چوکی کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے اور وہاں پاسپورٹ وغیرہ بھی چیک ہو سکتا ہے۔

Basel شہر سے بالکل ملحق فرانس کی سرحد ہے۔ یہاں کی بارڈر پوسٹ بالکل خالی پڑی تھی۔ ہم وہاں سے گزر کر بغیر کسی رکاوٹ کے فرانس میں داخل ہو گئے۔ اپریل 2009ء سے اگرچہ سوئٹزرلینڈ Schengen معاہدہ میں شامل ہو چکا ہے اور Schengen ویزہ کے حامل افراد سوئٹزرلینڈ میں بلا روک ٹوک آ سکتے ہیں لیکن چونکہ سوئٹزرلینڈ یورپی کمیونٹی کا حصہ نہیں اس لئے درآمدات اور برآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کے لئے چیک پوسٹیں ابھی تک موجود ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کا شمار دنیا کے امیر ترین ممالک میں ہوتا ہے جہاں معیار زندگی بہت بلند ہے۔ ہمسایہ ممالک کی نسبت تنخواہیں بھی زیادہ ہیں اور فی کس سالانہ آمدنی 40 ہزار فرانک سے زائد ہے۔ لوگوں کی قوت خرید زیادہ ہونے کی وجہ سے مہنگائی بھی بہت ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے سرحدی علاقوں کے اوسط آمدنی والے افراد ہمسایہ ممالک سے شاپنگ کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ روزمرہ استعمال میں آنے والی اشیاء خورونوش کو ذاتی استعمال میں لانے کے لئے محدود مقدار میں بغیر ڈیوٹی ادا کئے درآمد کرنے کی اجازت ہے۔ ایک شخص یومیہ تین سو سوس فرانک مالیت کی چیزیں اپنے ساتھ لا سکتا ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جو صرف محدود مقدار میں ہی ساتھ لانے کی اجازت ہے۔ مثلاً اگر کوئی یومیہ آدھا کلو گوشت، ساڑھے تین کلو مرغی، پانچ لٹر دودھ سے زیادہ مقدار میں لانا چاہتا ہے تو اسے کسٹم ادا کرنا پڑے گا۔ کسٹم حکام اس بات کی

کڑی نگرانی کرتے ہیں کہ کوئی ان کسٹم قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اس لئے کسٹم کی وصولی کے لئے سرحد پر ابھی تک چوکیاں موجود ہیں۔

فرانس میں داخل ہوتے ہی موٹروے A3 تو ختم ہوگئی۔ اب ہمارا سفر موٹروے A35 پر شروع ہوا۔ فرانس جماعت کے ساتھ پہلے سے طے شدہ میٹنگ پوائنٹ Aire de Battenheim اس جگہ سے ٹھیک 32 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ ہم نے موٹروے A35 پر ابھی چند کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ بائیں طرف ہمیں یورو ائیرپورٹ Basel-Mulhouse-Freiburg کی بڑی بڑی عمارتیں نظر آنے لگیں۔ یہ ائیر پورٹ اپنی نوعیت کا واحد ائیرپورٹ ہے جو تین ملکوں کا مشترکہ ائیرپورٹ ہے۔ اسی لئے اس کو یورو ائیرپورٹ بھی کہتے ہیں اور اسے تین قوموں فرنچ، سوس اور جرمنوں کے باہمی تعاون کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے فوراً بعد 1946ء میں اس کو تعمیر کیا گیا۔ اس کی تعمیر کیلئے جگہ فرانس نے فراہم کی جبکہ عمارت بنانے کیلئے فنڈز سوئٹزرلینڈ نے مہیا کئے۔ 8 مئی 1946ء کو یہاں پہلے سویلین جہاز نے لینڈ کیا۔ 2006ء میں اس ائیرپورٹ کی 60ویں سالگرہ منائی گئی۔ یہاں سے 30 ممالک کے 62 سے زائد ائیرپورٹس کیلئے جہاز اڑتے ہیں اور سالانہ چار ملین سے زائد مسافر اسے استعمال کرتے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کا تعارف

مشن ہاوس سے بازل تک کے راستے پر پہاڑیاں اگرچہ اتنی بلند نہیں لیکن انتہائی خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ یہ سارا علاقہ حسین قدرتی مناظر سے پُر ہے۔ سرسبز پہاڑیوں کے درمیان سے بل کھاتی سڑک اور پھر سڑک کے دائیں بائیں پہاڑیوں کے اوپر سرسبز درختوں کے بیچوں بیچ چھوٹی چھوٹی آبادیاں اس خوبصورتی میں مزید رنگ بھر دیتی ہیں۔ سبزے کے اندر گھری یہ عمارتیں اتنی اُجلی صاف اور نکھری نظر آتی ہیں کہ گویا ان کے مکینوں نے ابھی ابھی ان کی دھلائی کی ہو۔ سوئٹزرلینڈ اپنی صفائی اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی ساری دنیا میں مشہور ہے اور قدرت نے دل کھول کر اسے حسن سے بھی نوازا ہے اور پھر یہاں کے باسیوں نے بھی اس کی خوب قدر کی ہے۔ اپنے ملک کی ترقی اور آبادی میں ان کی شبانہ روز محنت کا بڑا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو بھی اپنے دست قدرت سے اس طرح صاف کرے کہ یہ دین حق کے آفاقی پیغام کو سمجھنے اور اس سے اپنے دلوں کی زمین کو مزین کرنے کی توفیق پاسکیں۔ آمین

چاکلیٹس، گھڑیوں اور بینکوں کے علاوہ اگر اس ملک کو بلند وبالا پہاڑوں، وسیع وعریض جھیلوں اور طویل سرنگوں کی سرزمین قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ملک کے 70 فیصد سے زائد علاقہ پر پہاڑ اور جھیلیں پھیلی ہوئی ہیں۔ تقریباً ہر بڑے شہر کے درمیان جھیل واقع ہے جو کئی کلومیٹر پر پھیلی ہوتی ہے۔ ہر سڑک پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سرنگ آجاتی ہے ان سرنگوں میں سے بیشتر کی لمبائی کلومیٹرز میں ہے۔ Gotthard Tunnel سوئٹزرلینڈ کی سب سے لمبی سرنگ ہے جس کی لمبائی سترہ کلومیٹر ہے جو شمالی سوئٹزرلینڈ کو جنوبی سوئٹزرلینڈ سے ملاتی ہے۔ یہ سرنگ 1980 میں بنائی گئی تھی۔ اس کی تعمیر سے لے کر 2004ء تک اس کے اندر 875 حادثات رونما ہوئے جن میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں۔ اس سے بھی لمبی ایک اور سرنگ ابھی زیرتعمیر ہے جو دنیا کی سب سے لمبی سرنگ ہوگی۔ اس کی لمبائی 57 کلومیٹر ہے اور وہ 2018ء میں مکمل ہوگی۔

فرانس میں ورود

23/ اپریل 2010ء کو جمعۃ المبارک کے دن ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تیسری بار فرانس میں ورود فرما ہوئے۔ پہلی بار آپ یوکے سے انگلش چینل کو ڈاور (Dover) اور کیلے (Calais) کی پورٹ سے عبور کرکے داخل ہوئے تھے جبکہ دوسری بار آپ سپین کے شہر بارسلونا اور والنسیہ کی طرف سے اور آج سوئٹزرلینڈ اور فرانس کے بارڈر کو Basel شہر سے کراس کرتے ہوئے فرانس میں رونق افروز ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی یہ سفر بڑا تاریخی سفر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بزرگ مسیح کے ذریعہ نور سے منور ہونے کے لئے جو قومیں تیار کر رکھی ہیں ان تک دین حق کا صلح وآشتی، امن وسلامتی اور محبت کا پیغام پہنچانے کے اعتبار سے بھی یہ سفر بڑا اہم تھا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی خاص انسانی منصوبہ کے خود اس سفر کا انتظام فرمایا اور خود ہی اس کی راہیں بھی متعین کیں اور ایسا پروگرام بنایا کہ صرف ایک ماہ کے دوران تین بار حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو فرانس کی مختلف جہتوں اور سمتوں سے فرانس میں لے کر آیا اور اس طرح اہل فرانس اور اس کی سرزمین کو خلافت احمدیہ سے وابستہ بے پایاں برکتوں سے بہرہ مند ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اب یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ کب اور کیسے اور کس قدر ان برکتوں سے فیض پاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ اپنے فضل سے فرانسیسی قوم کو اس احسان کی قدر کرنے کی استعداد نصیب فرمائے اور انہیں یہ توفیق ملے کہ وہ بھی حق آشنا قوموں میں شمار ہوں۔ آمین

بہرحال بارڈر کراس کرتے ہی سوئٹزرلینڈ کا پہاڑی علاقہ ختم ہوگیا اور فرانس کا ہموار میدانی علاقہ شروع ہو گیا جہاں کھیتوں میں فصلیں اُگی ہوئی تھیں۔ سات بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ Battenheim کے اس سروس سٹیشن پر پہنچا جو میٹنگ پوائنٹ کے طور پر پہلے سے طے شدہ تھا۔ یہاں پر محترم امیر صاحب فرانس اپنی جماعت کے چند دوسرے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ جیسے ہی حضور انور کا قافلہ پہنچا اور حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو محترم امیر صاحب فرانس نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور پرنور نے اس موقعہ پر بڑی ہی شفقت سے محترم امیر صاحب فرانس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ایک ماہ سے اچھی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضور! یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے۔ ہم تو برکتیں لوٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے محترم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ اور ان کے ساتھ الوداع کہنے کیلئے آنے والوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ محترم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے جب حضور سے مصافحہ کیا تو آپ نے ان سے جمعہ کی حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! معین تعداد کا علم نہیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرمنی سے پچاس لوگ تو ہونگے۔ محترم مربی صاحب نے عرض کیا کہ پچاس سے تو زیادہ تھے۔ بعد میں انہوں نے خط کے ذریعہ حضور کی خدمت میں معین رپورٹ بھجوائی۔ جس کے مطابق حاضرین کی کل تعداد ایک ہزار 35 نفوس پر مشتمل تھی اور ان میں سے 150 کے لگ بھگ لوگ جرمنی سے تشریف لائے تھے۔ استقبال والوداع کے ان مختصر لمحات سے گزرنے کے بعد قافلہ 7 بجکر 48 منٹ پر اپنی اگلی منزل Strassburg کی طرف روانہ ہوا جو کہ یہاں سے 110 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سفر شروع ہوتے ہی محترم امیر صاحب فرانس نے واکی ٹاکی کے ذریعہ آنے والے معزز مہمانوں کو اھلاً وسھلاً ومرحباً کہتے ہوئے یہ اطلاع دی کہ یہاں ٹمپریچر 18-19 ڈگری سنٹی گریڈ ہے اور کل بھی ایسے ہی ہوگا تاہم بادل بھی ہونگے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ''یہاں سے بائیں طرف ھوش (Voges) کا پہاڑی سلسلہ نظر آرہا ہے جو فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے علاقوں تک پھیلا ہوا ہے''۔ رستہ میں محترم امیر صاحب اسی طرح واکی ٹاکی کے ذریعہ مختلف جگہوں کا تعارف کرواتے رہے اور اسی طرح سفر کرتے ہوئے ہم 8 بجکر 45 منٹ پر سٹراسبرگ شہر کے ہوٹل Holiday Inn کے پاس پہنچ گئے۔

سٹراس برگ شہر کا تعارف

سٹراس برگ شہر شمال مشرقی فرانس میں دریائے رائین (Rhein) سے چار کلومیٹر دور فرانس اور جرمنی کے بارڈر پر واقع ہے۔ یہ Bas-Rhein Department کا صدر مقام ہے۔ یہ Alsace ریجن کا اہم ترین شہر ہے۔ 1992ء سے اس شہر میں یورپین پارلیمنٹ قائم ہے اور یورپین یونین کے انسانی حقوق کمیٹی کے دفاتر بھی یہیں واقع ہیں۔ سٹراس برگ (Strassburg) ایک صنعتی، ثقافتی، کمرشل اور مواصلاتی مرکز کے طور پر مشہور ہے۔ موٹی بطخ کی چربی کو پیس کر بنائے جانے والے مسالہ کی وجہ سے بھی یہ شہرت رکھتا ہے۔ دریائے رائین (Rhein) پر موجود ایک بندرگاہ کے ذریعہ اسکی تجارت فروغ پا رہی ہے۔ اس شہر کا نام "سٹراس برگ" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے ہر ملک سے کوئی نہ کوئی رستہ اس شہر سے آکر ملتا ہے۔ اندلس کے مسلمان حکمران بھی سٹراس برگ کے رستہ ہی باقی دنیا سے رابطہ کیا کرتے تھے۔

پرانے شہر کے جنوب مشرقی حصے میں North Dame کا مشہور کیتھیڈرل ہے جس کی تعمیر 1015ء میں ہوئی۔ Saint Thomas کا ایک Gothic چرچ بھی لوگوں کی دلچسپی کا مرکز ہے جو تیرھویں یا چودھویں صدی کے زمانے کا ہے۔ میونسپل آف آرٹ کا میوزیم بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ 455ء میں Huns کے ہاتھوں یہ شہر تباہ ہو گیا تھا لیکن جلد ہی Franks کے ہاتھوں اس کی دوبارہ تعمیر ہوگئی۔ 923ء میں یہ شہر مقدس رومی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ بعد میں یورپ کے احیاء کے زمانہ میں یہاں کے لوگوں نے پروٹسٹنٹ فرقہ کو قبول کرنا شروع کردیا۔ 1871ء میں جنگ کے بعد یہ جرمنی کا حصہ بن گیا تھا۔ 1919ء میں پہلی جنگ عظیم کے بعد یہ شہر فرانس کو واپس ملا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی نے اس شہر کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔ 2004ء میں اس شہر کی کل آبادی دو لاکھ 73 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی۔ اس شہر کی ایک سرحد جرمنی اور دوسری سوئٹزرلینڈ سے ملتی ہے۔ جنیوا اور نیویارک کے بعد یہ دنیا کا تیسرا ایسا شہر ہے جہاں پر کئی انٹرنیشنل تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس علاقہ میں 142 احمدی آباد ہیں جن میں سے 70 فیصد دوسرے ملکوں کے غیر پاکستانی احباب ہیں۔ 8 بجکر 45 منٹ پر قافلہ Holiday Inn پہنچا تو بچوں نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ محترم امیر صاحب نے مقامی صدر جماعت مکرم Jemia Faycal صاحب کا تعارف کروایا جن کا تعلق تیونس سے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے اسی ہوٹل کے ایک ہال میں 9 بجے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں جو جماعت نے نمازوں کی ادائیگی کیلئے بطور خاص حاصل کیا تھا۔ نمازوں کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے۔

24/ اپریل 2010ء

آج ہفتہ کے روز اسی ہوٹل کے ہال میں حضور انور نے فجر کی نماز پانچ بجکر 22 منٹ پر احباب جماعت Strasbourg کے ساتھ ادا کی۔ بعدازاں حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

11 بجے حضور انور نے فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ فیملی ملاقاتیں شروع فرمائیں اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 119 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔ جن میں الجزائر، مراکش، تیونس، ترکی، مالی، سینیگال، بنگلہ دیش، کوسوو، مڈغاسکر، مارٹنیق اور فرانسیسی شامل تھے۔ دوران ملاقات حضور

انور نے نومبائعین کو انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ بعض کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ سے بھی نوازا۔ ان ملاقاتوں کے دوران مالی کے ایک دوست نے درخواست کی کہ حضور مجھے انگوٹھی تحفہ میں دیں کیونکہ سب کے پاس ہیں اور میرے پاس نہیں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا! لیکن یہ ایک گروپ ملاقات تھی اور وہ آخر پر بائیں طرف بیٹھے تھے۔ حضور انور نے دائیں طرف سے انگوٹھیاں دینی شروع کیں تو وہ پریشان ہوگئے۔ حضور انور بھی ان کی پریشانی کی وجہ سمجھ گئے اور فرمایا کہ حضرت ابوھریرہؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ صحابہ دائرہ میں بیٹھے تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ آخر میں بیٹھے تھے۔ بھوک بھی انہیں سب سے زیادہ لگی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم تھا مگر پھر بھی آپ نے دائیں طرف سے ہی شروع کیا تھا۔ اسی لئے میں نے بھی دائیں طرف سے شروع کیا ہے۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ آپ کو ضرور انگوٹھی ملے گی۔

الجزائر کے ایک دوست محمد احسن صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ سے مجھے اپنی ایمانی حالت کمزور نظر آتی ہے۔ میں کافی پریشان ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا! تقویٰ کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ شیطان ہر وقت حملہ کیلئے تیار رہتا ہے۔ ایسی حالت میں لَاحَوْلَ پڑھتے رہنا چاہیے۔

ملاقات کے دوران حضور انور کو دو بچوں نے عربی ترانہ بھی سنایا۔ Strasbourg جماعت کے صدر صاحب اپنے غیر از جماعت بھائی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ آپ کے بھائی احمدی ہونے سے پہلے اچھے تھے یا اب اچھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اب اچھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: تو پھر آپ کیوں نہیں بیعت کرتے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ انشاءاللہ۔ انشاءاللہ۔

دستی بیعت

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر Holiday Inn کے ایک ہال میں پڑھائیں۔ بعد ازاں دستی بیعت کا پروگرام تھا۔ اس موقعہ پر مختلف قومیتوں کے 27 احباب نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان بیعت کرنے والوں کے اسماء بغرض دعا یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

☆ مکرم عبدالرحمٰن صاحب Malhay (مراکش)
☆ مکرم الحاج ابراہیم صاحب وفیملی (کردستان)
☆ مکرم محمد شریف صاحب وفیملی (تیونس)
☆ مکرمہ بسمہ (Basma) صاحبہ (مراکش)
☆ مکرمہ نجلہ (Najla) صاحبہ (تیونس)
☆ مکرم رَجا صاحب (تیونس)
☆ مکرمہ وَفا صاحبہ (تیونس)
☆ مکرم یحیٰ صاحب (تیونس)
☆ Mr. Antonie (فرانس)
☆ Mrs. Richard Nicole اور بیٹی (فرانس)
☆ مکرم اکبر چوہدری صاحب وفیملی (بنگلہ دیش)
☆ Mrs. Khaliqa Karicha (مراکش)

اللہ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ان میں سے ہر ایک کو مسیح پاک کے زندگی بخش پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امریکن کونسلیٹ سے ملاقات

چار بجکر 15 منٹ پر امریکن کونسلیٹ Mr. Vincent Carver سے ملاقات کی۔ بعد ازاں سٹراس برگ کے Catholic Church کے آرچ بشپ کے نمائندہ Michel Reeber تشریف لائے اور وہ بھی اس ملاقات میں شامل ہوگئے۔ یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر تائید وقدرت الٰہی کا نشان ٹھہری۔ دوران ملاقات مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ حضور انور نے ان کے سوالوں کے اس خوبصورتی سے جواب دیئے کہ الفاظ میں اس کا اظہار ممکن نہیں۔ ہر جواب پر حکمت اور دل کو متاثر کرنے والا تھا۔ اس کی کسی قدر تفصیل یہاں بیان کی جاتی ہے۔

امریکن کونسلیٹ کی آمد پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں والے کمرہ میں تشریف لائے اور باہمی علیک سلیک کے بعد آپ نے موصوف کو خوش آمدید کہا اور پھر فرمایا کہ یہاں سٹراس برگ میں میرے حالیہ دورے کا یہ چوتھا مقام ہے۔ انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں یہاں امریکی کونسلیٹ ہوں۔ اس پر حضور انور نے اپنے گزشتہ دورہ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 2008ء میں ہماری صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے دنیا بھر میں جو پروگرامز ہوئے ان کیلئے میں 6 دن امریکہ میں بھی رہا اور وہاں میرا زیادہ وقت جماعتی تقریبات اور پروگراموں کے سلسلہ میں Washington اور Pennsylvania میں گزرا جہاں ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس کے بعد میں نے کینیڈا جانا تھا۔ امریکہ میں ایک پروگرام کے دوران مجھے حاضرین کے سامنے دینی تعلیمات پیش کرنے کا بھی موقعہ ملا جس میں سینٹرز، لوکل اتھاریٹیز، پروفیسرز، سکالرز اور دیگر پڑھے لکھے لوگ مدعو تھے۔

کونسلر صاحب نے حضور انور کی غیر معمولی مصروفیات کے تناظر میں چھٹیوں اور سیر وتفریح کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور انور نے حالیہ دورہ سپین اور اٹلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کبھی وقت ملے تو انجوائے بھی کرتا ہوں۔ قرطبہ میں میوزیم دیکھا۔ اٹلی میں کفن مسیح کی نمائش تھی اسے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جناب کونسلر صاحب نے پوچھا کہ آپ USA میں دین حق کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آپ دین حق کو کیسے دیکھتے ہیں؟ دین حق ایک مذہب ہے۔ دنیا میں جو آجکل Crises ہیں وہ مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مشرق اور مغرب کے آپس کے مسائل کی وجہ سے ہیں۔ بعض دین حق کا نام لے کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس طرح اپنے مقاصد کا حصول چاہتے ہیں حالانکہ دین حق کسی قسم کی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ دین حق تو امن کا مذہب ہے۔ نرمی کی تعلیم دیتا ہے۔ باہمی احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے مزعومہ لیڈرز اپنے مفادات کے حصول کی خاطر دینی تعلیم سے ہٹ کر ایک مخصوص طرز عمل اور رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ کونسلر نے بتایا کہ میں نے USA میں ہائی سکول کی تعلیم کے دوران مختلف مذاہب کے مطالعہ کے ساتھ دیگر غیر مذہبی خیالات کو بھی پڑھا اور یہ سب پڑھ کر میں کچھ Confused سا ہو گیا تھا۔ لیکن اب میں امریکہ کا نمائندہ ہوں۔ ہم امن چاہتے ہیں اور مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان معاملات کو حل کرنے کیلئے دلوں کو صاف کرنا ہوگا۔ منفی سوچوں کو درست کرنا ہوگا۔ انصاف کرنا ہوگا۔ پھر دنیا میں لوکل سطح پر اور عالمی سطح پر انصاف ہوگا۔ ورنہ ہر کوئی اپنے طرز عمل اور طریق کار کو انصاف پر مبنی کہتا رہے گا۔ جب کوئی انسان اپنی مرضی دوسروں پر مسلط کرتا ہے اور اس کے مطابق حل نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر انصاف ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ جو خود اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ دونوں فریق باہم گفتگو کر کے اگر ایک نکتے پر اکٹھے ہوں تو پھر ہی امن اور انصاف ممکن ہوگا۔ کسی کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ میرا ملک ہے اس لئے اس کے حق میں ہی معاملہ طے ہو۔ انصاف ایک عالمگیر مقصد ہے۔ جس کے حصول کیلئے چاہے کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے کرنی چاہئے۔ اگر وہ قائم ہو گیا تو پھر ہی دنیا میں امن ہوگا اور انسانی حقوق بھی ادا ہوں گے۔

ہماری جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ ہر قسم کے شدت پسند گروپ غلط ہیں اور یہ لوگ غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ ان کے اپنے مقاصد ہیں۔ امن والا معاشرہ قائم کرنا اور امن کا حصول ان کا مقصد نہیں ہے۔ ہم ان کو ردّ کرتے ہیں۔ نامعلوم کونسا دین یہ لوگ پھیلانا چاہتے ہیں۔ آجکل تو صرف مغرب نے ہی نہیں بلکہ دیگر مسلم ممالک نے بھی ان کو ردّ کر دیا ہے۔ ان کی وجہ سے صرف امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک ہی نہیں بلکہ پاکستان، افغانستان، عراق اور دیگر ممالک بھی Suffer کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر امریکی کونسلر نے کہا کہ میرے لوگ بھی Suffer کر رہے ہیں۔ 9/11 کو تین ہزار لوگ مارے گئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ براہ راست تو Suffer نہیں کر رہے۔ دین کے نام پر یہ دہشتگرد پاکستان یا عراق میں جو کچھ کر رہے ہیں اسے اگر دیکھا جائے تو یہ ہرگز صحیح دین نہیں ہے، کتنے ہی مظالم ہیں جو وہاں پر ہو رہے ہیں۔

امریکی کونسلر نے کہا کہ USA میں مذہب اور سیاست الگ الگ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے۔ مذہب اور سیاست الگ الگ ہی ہونے چاہئیں۔ پھر امریکی کونسلر نے کہا کہ مذہبی اکثریت والی حکومتوں میں تحمل اور برداشت کم ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کا حق چھینے یا کسی کا حق ادا نہ کرے یا کوئی کسی کو اس کا حق نہ دے تو وہ خود حالات کو بگاڑنے والا ہوگا اور میرے نزدیک جہاں بھی ایسا رجحان ہو وہاں معاشرے میں عدم برداشت کا رویہ پیدا ہوتا ہے۔ امریکی کونسلر نے اس پر کہا کہ یہاں انسانی حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرے اور حقوق ہیں اور دوسرے کے حقوق اور ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ اگر مذہب کو لیں تو ہماری تعلیم یہ ہے کہ ’’جو تم اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کیلئے بھی پسند کرو‘‘۔ اگر یہ ہو جائے تو عدم تحمل اور عدم برداشت کا کہیں کوئی امکان نہیں رہتا۔ اس پر امریکی کونسلر نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہر کوئی اس پر عمل کرے تو واقعی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں، یقیناً یہی بات ہے اور ہم اسی کی تلقین کرتے ہیں۔ اس پر امریکی کونسلر نے کہا کہ سکول کے بچوں کو یہ سکھانا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسائل کی وجہ دراصل کسی گروپ یا پارٹی کے بڑے ہونے کی طمع ہے اور آجکل لالچ بہت زیادہ ہے۔ جہاں لالچ کی انتہاء ہوگی وہاں انسان دوسروں کے حق کو مارے گا۔ اگر دوسروں کا احترام کیا جائے تو دنیا بڑی خوبصورت اور Wonderful ہو جائے۔

اس موقعہ پر Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی تشریف لے آئے تو حضور انور نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور ملاقات کے لئے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد پھر امریکن کونسلر کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور گزشتہ دنوں میں تین احمدیوں کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہی مظالم کی وجہ سے جماعت کے چوتھے خلیفہ کو لندن ہجرت کرنا پڑی۔ ان کی وفات کے بعد پھر میں منتخب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات سن کر چرچ کے نمائندہ نے کہا کہ احمدیوں کی جو Persecution ہو رہی ہے میں اس سے بھی واقف ہوں۔ اس کے بعد جب حضور انور نے امریکن کونسلیٹ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو بھی اس کے بارہ میں کچھ علم ہے تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہیں مجھے اس کا زیادہ علم نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بارہ میں بتایا اس پر امریکی کونسلر نے انتخاب خلافت کے طریق کار کے بارے میں سوال کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مختصراً انتخاب خلافت کمیٹی اور انتخاب

کے بارہ میں بتایا۔

امریکی کونسلر نے جب ہٹلر کی قتل و غارت گری کا ذکر کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دینِ حق کی تعلیم کے مطابق جو انسان دوسرے کا خون کرتا ہے۔ ناحق کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا ہو۔ جو بھی یہ کرے یا کرنے کا کہے اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ جو چیز بھی انسانیت کو تباہ کرے وہ ہر انسان کو ردّ کرنی چاہئے۔ امریکی کونسلر نے اس پر کہا کہ یہ دلچسپ Point ہے۔ پھر موصوف نے بائبل کے دس احکامات کا ذکر کیا جن میں قتل نہ کرنے کا بھی حکم ہے اور کہا کہ ان کی روشنی میں اب مذہب یا فلسفہ کے لحاظ سے فیصلہ کیسے ہوگا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر کوئی جرائم کا قصور وار ہے تو اسے ضرور سزا ملنی چاہئے ورنہ جرائم ختم نہیں ہوں گے۔ اگر ایسا قانون ہو کہ قاتل کو قتل نہ کیا جائے تو یہ جرم کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں قاتل کی سزا قتل ہے اور اسلام بھی یہی کہتا ہے بلکہ بائیبل یعنی پرانے عہد نامہ کی تعلیم بھی یہی ہے۔ امریکی کونسلر نے اس پر کہا کہ میں تو ایک ڈپلومیٹ ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا کو مانیں، اس کو محسوس کریں اور یقین کریں کہ وہ دیکھ رہا ہے اور انسان کے اعمال کو ریکارڈ کر رہا ہے۔ یہ احساس کہ میں اس کو جوابدہ ہوں، یہی تمام مسائل کا حل ہے اور یہی بات ہے جو انصاف اور امن سے متعلقہ سب مسائل کو حل کر سکتی ہے۔ یہی ایک راستہ ہے بس اگر ایک خدا کو مانا جائے جو طاقتور ہے، ہمارا خالق ہے اور جس کو ہم سب جوابدہ ہیں تو یہی امر تمام مسائل کا حل ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی حل نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں سیاستدان نہیں ہوں۔ میں تو ایک مذہبی رہنما ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں اصل تعلیم کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ مغربی افریقہ میں احمدیوں کی کافی تعداد ہے۔ Millions میں ہیں۔ مثلاً گھانا میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔ گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن، احمدی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ منسٹرز ہیں، ڈپٹی منسٹرز ہیں۔ وہاں کسی میٹنگ میں بحث ہو رہی تھی کہ جرائم کو کیسے ختم کیا جائے؟ کیسے کنٹرول کیا جائے؟ تو ان میں ایک احمدی بھی موجود تھا۔ اس نے کہا کہ میں احمدی ہوں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایک احمدی قیدی دکھا دو۔ چنانچہ ریکارڈ دیکھا گیا تو دوسرے فرقوں کے لوگ قید میں پائے گئے لیکن ایک بھی احمدی قید میں نہیں تھا۔ یہ تعلیم ہے جو ذہن کو بدلتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مذہبی جماعت Committed ہو تو وہ اپنے لیڈر کے پیچھے چلے گی۔ اس پر امریکی کونسلر نے کہا کہ صدر Obama امریکہ کو Portray کر رہا ہے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کریں کہ وہ مختلف مذاہب کو قریب لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو وہ امن قائم کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ امریکی کونسلر نے صدر Obama کی قاہرہ میں کی گئی تقریر کا حوالہ دیا اور کہا کہ امریکی معاشرہ تحمل اور برداشت والا معاشرہ ہے۔ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں ہماری بڑی جماعت ہے۔ بہوت بھی ہیں۔ ایفرو امریکن احمدی بھی ہیں لیکن احمدیوں اور غیروں میں بڑا فرق ہے۔ جس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تعلیم اور اس کے مطابق عملی زندگی سے انسانوں پر کیا فرق پڑتا ہے۔

امریکی کونسلر نے اس پر کہا کہ محمد ﷺ، عیسیٰ علیہ السلام اور بدھا نے بھی اپنے قول پر عمل کیا؟ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول پر عمل کیا اور یہی ہم کہتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور یہی امن کے مسئلہ کا حل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں لوگوں کو ان کے خالق کے قریب لانے کیلئے اور باہمی حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے کیلئے آیا ہوں اور صرف اس کے علم کیلئے نہیں بلکہ اس تعلیم کو عملاً دکھانے کیلئے اور باہمی احترام قائم کرنے کیلئے آیا ہوں۔ آج کے جو مسائل ہیں ان کے حل کیلئے ہمارے پاس گزشتہ انبیاء آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ سب نے ایک ہی بات کی اور یہی صحیح تعلیم ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے جماعت Humanity first کے ذریعہ دنیا میں جو کام کر رہی ہے ان کا مختصر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ USA میں بھی ہماری Humanity first ہے۔ ہم ان امریکیوں کی بھی خدمت کر رہے ہیں جو بری حالت میں ہیں اور انہیں کھانا وغیرہ مہیا کر رہے ہیں۔ امریکی کونسلر نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت لوگ مسائل کا شکار ہیں اور جب میں جرمن سیکھ رہا تھا تو ایک دفعہ ٹیچر نے ہمیں بعض ایسی باتیں بتائیں تو پھر ہم نے بھی بے گھر لوگوں اور بھوکے لوگوں کی مدد کی تھی۔

آرچ بشپ آف سٹراس برگ سے گفتگو

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی اسی دوران ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ ان سے جو باتیں ہوئیں وہ بھی مختصراً یہاں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں لیکن اس سے پہلے ان کا مختصر سا تعارف کروا دوں۔ موصوف نے مذہبی علوم میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ ویٹیکن میں پوپ کی طرف سے قائم کردہ بین المذاہب ہم آہنگی کی کونسل کے ذمہ دار رکن رہے ہیں۔ عربی زبان جانتے ہیں۔ تین سال تک بیروت میں چرچ کی طرف سے متعین رہے۔ وہاں پہ کچھ عرصہ قید بھی رہے لیکن معترف ہیں کہ مسلمانوں نے قید کے دوران بہت اچھا سلوک کیا۔ اس کے علاوہ کئی اور عرب ممالک میں بھی رہے اور وہاں کے مسلمانوں کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات، اقدامات اور رویہ کے بڑے مداح ہیں۔ 22 سال تک پیرس میں پادریوں کی اس کانفرنس کے بھی ممبر رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں سے تعلقات کے بارہ میں جائزہ لیتی ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے تو ملاقات کی دعوت دینے پر بہت شکریہ ادا کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ موصوف نے برملا اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں بڑی باقاعدگی سے MTA پر آپ کے خطابات اور خطبات سنتا ہوں اور آپ دینی تعلیم کی جو تشریح کرتے ہیں اور جس طرح عالمگیر امن قائم کرنے کیلئے وعظ و نصیحت کرتے ہیں میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے میرا آپ کی جماعت کے مرکز Saint-Prix سے رابطہ ہوا تھا اور مجھے آپ کی مساعی کا مزید علم ہوا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے امریکی کونسلر کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھا آپ نے! ان کے اس بیان سے آپ کی باتوں کا جواب اور ہمارے موقف کی تائید ہوئی ہے۔ انہوں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ تینوں بڑے مذاہب کو جو چیز قریب لاتی ہے وہ یہی ہے کہ ہم سب ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی یہ بات سن کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی بات بیان فرمائی ہے کہ تم یہودی یا عیسائی یا مسلمان ہو، ایک کلمہ یعنی خدائے واحد کی طرف آ جاؤ تو اس سے سب مذاہب میں Hormony اور برداشت پیدا ہو جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اسی طرح سب مذاہب مل کر ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کوشش کریں تو اس سے دنیا میں امن پیدا ہو جائے گا اور (مسکراتے ہوئے امریکن کونسلر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ) ان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

پھر Mr. Michel Reeber نے فرمایا کہ چرچ کے ایک پادری فوگ تھے انہوں نے Fraternity اور Brother Hood کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا تاکہ غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی جائے اور عالمگیر اخوت پیدا کی جائے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دعویٰ سے بہت پہلے مکہ والوں کی حلف الفضول نامی ایک کمیٹی میں شرکت کی تھی اور نبی بننے کے بعد بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مکہ والے آج بھی مجھے اس بات کی طرف دعوت دیں تو میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوں۔ موصوف نے ایک کینیڈین سکالر کا بھی ذکر کیا کہ اس نے بہت محنت کے بعد اپنی علمی تحقیق کا یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق ہے، وہی ہماری حفاظت کرنے والا ہے اور وہی ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھنے والا ہے اور وہ زندہ ہے۔ اگر اس پر یقین ہو تو امن کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے اپنی اس ریسرچ میں تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات کو Consolidate کر دیا ہے کیونکہ اسلام سے پہلے بھی ہر مذہب اور اس کے نبی نے اور پھر اسلام نے بھی یہی تعلیم دی ہے اور ایک زندہ خدا کا تصور پیش کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان ہو اور آخرت کی جزاء سزا پر یقین ہو تو دنیا میں خود بخود عدل اور انصاف قائم ہو جائے اور امن پیدا ہو جائے۔ اس لئے دنیا میں امن و سلامتی کے حصول کیلئے ہم سب کو اپنی حقیقی تعلیمات کی طرف واپس جانا ہوگا کیونکہ یہ مذہبی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔

یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور حضرت اقدس مسیح موعود نے دینی تعلیم کی جو پر حکمت اور قابل عمل تشریح بیان فرمائی ہے اسے ان کے پانچویں خلیفہ حضور انور ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے سنکر یہ دونوں معزز مہمان سوا پانچ بجے نیک تمناؤں کے اظہار کے ساتھ رخصت ہوئے۔

ایک عربی فیملی کے گھر میں

مہمانوں کے تشریف لیجانے کے بعد حضور انور نے محترم امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کون سے احمدی ہیں جو اس ہوٹل کے قریب رہتے ہیں؟ تو محترم امیر صاحب نے مقامی نائب صدر کو بلا کر ان سے حضور انور کے ارشاد کے بارہ میں پوچھا۔ انہوں نے دو فیملیوں کا ذکر کیا جن میں سے ایک پاکستانی اور دوسری الجزائر کے عبدالحلیم صاحب کی تھی۔ اس کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد باہر تشریف لا کر فرمایا کہ چلیں باہر چلتے ہیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ چلو اس عربی فیملی کے گھر چلتے ہیں۔ جب اس عربی دوست کو یہ اطلاع دی گئی کہ حضور انور اس کے گھر تشریف لا رہے ہیں تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس وقت ان کے جذبات کی جو کیفیت تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حضور انور جب ان کے گھر پہنچے تو حضور انور نے عبدالحلیم صاحب سے فرمایا کہ صرف تین منٹ رکوں گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور تین سیکنڈ ہی سہی۔ آج آپ کے آنے سے تو یوں لگتا ہے جیسے میرا خدا میرے گھر میں آ گیا ہے۔ ان کا گھر نماز سینٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضور انور نے وہ نماز سینٹر دیکھا اور وہاں رکھی ہوئی کتابیں بھی دیکھیں اور پھر فرمایا کہ سٹراس برگ میں چاہے بیت بن بھی جائے تو یہ گھر پھر بھی اس حلقہ کا مرکز رہے گا۔ مکرم عبدالحلیم صاحب نے حضور انور کے دورہ سے ایک ہفتہ قبل نماز سینٹر والے اس حصہ کے علاوہ باقی کا اپنا سارا گھر بھی جماعتی کاموں کیلئے دے دیا تھا۔ تہجد کے علاوہ نماز با جماعت، عاملہ کی میٹنگز اور ضروری اجلاسات وہیں ہوتے رہے اور ان کی اس خدمت کو خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں قبول فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ خود چل کر ان کے گھر تشریف لے گئے اور اسے برکتوں سے بھر دیا۔ اللہ

انہیں ہمیشہ اپنے مخلص بندوں میں شمار فرمائے رکھے۔ آمین

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور نے Strasbourg شہر کی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے کچھ دیر سیر کی اور اس شہر کے مختلف مشہور مقامات دیکھے اور پھر واپس ہوٹل تشریف لا کر شام سات بجکر 45 منٹ پر 10 پاکستانی فیملیوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ آخر پر محترم امیر صاحب فرانس کے ہمراہ پیرس سے آئے ہوئے افریقہ کے ملک مالی کے ایک بچے عزیزم جلیل عبدو نے ملاقات کی جو قبل ازیں پیرس میں نہیں مل سکا تھا اور اسے تحائف سے نوازا۔ 8 بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے ہوٹل کے ہال میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

25/اپریل 2010ء

آج بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ نے 5 بجکر 22 منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ حضور 8 بجے ناشتہ کے لئے نیچے ہال میں تشریف لائے اور ناشتہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے واپس اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے کہ ساڑھے نو بجے چلیں گے۔ تقریباً سوا نو بجے حضور انور سفر پر روانگی کیلئے نیچے تشریف لائے اور پہلے عاملہ اور ضیافت کی ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ پھر ساڑھے نو بجے اجتماعی دعا کے بعد اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ Chalons-en-Champagne کی طرف روانہ ہوئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ 310 کلومیٹر کے اس سفر میں قافلہ Verdun کے علاقہ سے ہوتا ہوا Chalons-en-Champagne پہنچا۔ رستہ میں گندم اور سرسوں کے پیلے پھولوں والے کھیت ہر طرف نظر آتے رہے۔ Verdun کا علاقہ پہلی جنگ عظیم میں میدان کارزار بنا رہا اور یہاں جنوری سے دسمبر 1916ء کے دوران تین سو (300) دنوں تک فرنچ اور جرمن سپاہیوں کے درمیان خون ریز جنگ لڑی گئی جس میں 62 ہزار سے زائد سپاہی مارے گئے۔ اسی راہ میں Valmy مقام بھی آتا ہے جہاں انگریزوں اور فرنچ کے مابین ایک سو سال تک جنگیں ہوتی رہی ہیں۔

Chalons-en-Champagne کا جو علاقہ ہے یہ فرانس میں شراب کی صنعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی ہر گلی کے کونے پر شراب بنانے کا کارخانہ موجود ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بدی کو مٹانے کیلئے جماعت کو یہاں ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس اور جماعت بھی عطا فرما دی ہے۔ یہ سب لوگ پیارے آقا کے استقبال کیلئے اس جگہ جمع تھے۔

کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب کی درخواست پر مقامی جماعت کے ساتھ ایک تصویر بنوائی اور اس کے بعد قافلہ تقریباً دو بجے Calais کی طرف روانہ ہوا۔ رستہ میں Calais سے تقریباً 100 کلومیٹر پہلے سوا تین بجے ہم ایک سروس سٹیشن Aire de Remaucourir پر کچھ دیر کیلئے رکے۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ نے فرانس کی جماعت کے امیر صاحب اور ان کی ٹیم کے ممبران سے الوداعی مصافحہ کیا اور محترم امیر صاحب کی درخواست پر انہیں اس شرط کے ساتھ معانقہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ رونا نہیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے محترم امیر صاحب سے ان کی صحت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جو کہ بیماری کے باوجود سفر کے تمام انتظامات میں ہمہ تن مصروف اور مستعد رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ انہیں ایک طرف لے گئے اور بیماری کی علامتیں پوچھ کر ان کیلئے چند نسخے بھی تجویز فرمائے۔ تقریباً 5 بجے ہم Calais پورٹ پر پہنچے اور پھر امیگریشن وغیرہ کے مراحل سے گزر کر سوا چھ بجے Pride of Canterbury نام کے بحری جہاز میں سوار ہو گئے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ اس سفر کے دوران تین بار فرانس تشریف لائے اور آپ نے فرانس کی مختلف جہتوں سے اس میں ورود فرمایا۔ یعنی آمد Calais کے رستے North کی طرف سے ہوئی۔ وہاں سے سنٹرل فرانس یعنی پیرس تک گئے اور پھر وہاں سے south-west میں Bordeaux کے رستہ سپین میں داخل ہوئے۔ دوسری دفعہ Perpignan کے رستہ South کی طرف سے داخل ہو کر فرانس کے مشہور سیاحتی مرکز Cote d'azure سے ہوتے ہوئے فرانس اور اٹلی کے بارڈر یعنی Menton تک پہنچے اور پھر تیسری بار حضور انور کا قافلہ switzerland کے رستہ Basel کے مقام سے فرانس میں داخل ہوا جو North east کا علاقہ ہے اور اس طرح فرانس کے چاروں کونوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بابرکت قدم پڑے۔ صرف فرانس کے اندر جو سفر طے کیا گیا اس کا فاصلہ تقریباً 2500 کلومیٹر بنتا ہے۔

بعض خوابوں کا ذکر

حضور کا یہ سفر اپنے اندر کئی عظیم الشان نشان لئے ہوئے تھا۔ جن میں سے بعض تائید الٰہی کے نشانات ہم پچھلی رپورٹوں میں بیان کر چکے ہیں جنہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے خود کئی بار اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھا اور میں اس یقین پر قائم ہوں کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق تھا اور اس کی نظر میں مقبول۔ اسی لئے اس نے بعض لوگوں کو اس سفر کے بارہ میں پہلے سے خوابیں بھی دکھا دی تھیں، حالانکہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس طرف سے گزرنے والے ہیں۔ اس ضمن میں دو خوابوں کو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی ہے جو Menton میں حضور انور ایدہ اللہ سے ملنے کیلئے صبح کے وقت تشریف لائیں۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ چند ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ بیت سے نداء کی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں بہت خوش ہوئی کہ یہاں تو کوئی بیت نہیں مگر پھر بھی نداء کی آواز آ رہی ہے۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ یہاں خلیفۃ المسیح تشریف لا رہے ہیں اور آج جبکہ حضور فرانس کے جنوب کے اس حصہ میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم رہتے ہیں تو میری یہ خواب اللہ کے فضل سے پوری ہو گئی ہے کیونکہ ایک ماہ پہلے تک تو کسی کو علم بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس شہر میں آئیں گے اور یہاں قیام فرمائیں گے۔ الجزائر کے اس خاندان نے پچھلے سال رمضان میں بیعت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ایک خاتون اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کے ساتھ احمدی ہو چکی ہیں۔

اسی طرح جب 29 مارچ کو حضور انور سپین تشریف لے گئے اور محترم امیر صاحب حضور انور ایدہ اللہ کو سپین کے بارڈر تک چھوڑ کر پیرس واپس پہنچے تو انہیں بذریعہ ڈاک مراکش کی ایک خاتون کا بیعت فارم موصول ہوا جو فرنچ نیشنل ہیں۔ محترم امیر صاحب نے ان سے فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے MTA دیکھ رہی ہوں۔ کچھ عرصہ قبل میں نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سی احمدی گاڑیاں ادھر سے گزری ہیں اور میں بھی احمدیوں کی ایک گاڑی میں بیٹھ گئی ہوں۔ امیر صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کون سی جگہ پر رہتی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ Bordeaux کے علاقہ میں اور یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ 29 مارچ کو اپنے قافلہ کی سات گاڑیوں کے ساتھ گزرے تھے اور ان میں سے ایک گاڑی میں خود حضور انور بھی بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ اس خاتون کی بیعت عین انہی دنوں کی تھی جو حضور انور ایدہ اللہ کے ادھر سے گزرنے کے دن تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو اس رنگ میں بھی ایک الٰہی سفر بنا دیا کہ فرانس کے اس دورہ کے دوران وہاں جتنی بھی بیعتیں ہوئیں وہ فرانس کے چاروں کونوں سے تعلق رکھنے والے 35 لوگوں پر مشتمل تھیں۔

لندن آمد

حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ فرانس کی پورٹ Calais سے شام سوا چھ بجے فیری کے ذریعہ انگلستان کی طرف روانہ ہوئے۔ انگلش چینل کو کراس کر کے فیری پونے سات بجے Port of Dover کے ڈاک یارڈ میں داخل ہوئی اور امیگریشن وغیرہ کے مرحلوں سے گزرنے کے بعد سات بجکر 10 منٹ پر جب ہم باہر پہنچے تو آگے محترم امیر صاحب یوکے، مرکزی دفاتر کے نمائندگان اور عمومی ٹیم کے خدام استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ باہر آتے ہی ان کی گاڑیاں ہمارے قافلہ کے آگے اور پیچھے اپنی اپنی جگہ لگ گئیں اور قافلہ بیت فضل لندن کی طرف روانہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ قریباً ایک ماہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شام بخیر وعافیت واپس لندن پہنچ گئے، جہاں بڑے چھوٹے، مرد وزن بڑی تعداد میں اپنے پیارے محبوب آقا کے استقبال کیلئے جمع تھے۔ بیت فضل کے عین سامنے لجنہ اور ناصرات کھڑی استقبالیہ نظمیں اور ترانے گا رہی تھیں جبکہ محمود ہال کے دائیں طرف والے پلاٹ میں خدام واطفال اور انصار دو رویہ کھڑے تھے اور وہاں جامعہ احمدیہ یوکے کے طلباء خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ ہر طرف جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور فضا نعروں سے گونج رہی تھی۔ ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب کامیاب وکامران ان میں واپس لوٹ کر آیا تھا۔

قافلہ کے ممبران

حضور انور ایدہ اللہ کی معیت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی سفر پر ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ اللہ

3۔ مکرمہ صاحبزادی ہبۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا اللہ (بیگم مرزا وقاص احمد صاحب)

4۔ عزیزم سعد شریف احمد سلمہ اللہ

5۔ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)

6۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ (دختر حضور انور ایدہ اللہ)

7۔ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ

8۔ عزیزہ یسریٰ فاتح سلمہا اللہ

9۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت۔ لندن)

10۔ مکرم بشیر احمد صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

11۔ خاکسار منیر احمد جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری)

عملہ حفاظت کے کارکنان

12۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب

13۔ مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب

14۔ مکرم محمود احمد صاحب

15۔ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب

16۔ مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب

شامل تھے۔ نیز شعبہ مخزن التصاویر کے کارکن مکرم عمیر علیم صاحب کو بھی اس سفر پر حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جبکہ ایم ٹی اے کے بعض کارکنان بھی خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں

کی Live ٹرانسمیشن کیلئے شریک سفر ہونے کی سعادت پاتے رہے۔ جن میں سے مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم خالد کرامت صاحب اور مکرم سہراب ذیشان صاحب کو زیادہ دنوں تک حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ رہنے کی توفیق ملی۔

نمازوں میں تلاوت

سفر یورپ کی یہ روئیداد نامکمل رہے گی اگر میں قرآن کریم کی ان آیات اور سورتوں کا ذکر نہ کروں جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں بالعموم تلاوت فرماتے ہیں اور سفر کے دوران بھی انہی کی تلاوت کا التزام جاری رہا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کردوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی نمازوں کیلئے بعض مخصوص آیات اور سورتوں کا انتخاب فرمایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ انہی کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایمان ہے کہ خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے بابرکت عہدوں میں جو انتخاب فرمائے تھے یقیناً وہ خدا کی منشاء کے تابع اور زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے پیش نظر ہوں گے۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہوسکے وہ اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کا اہتمام کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ نمازوں میں جو تلاوت فرماتے ہیں وہ حسب ذیل ہے:۔

دن	نماز	پہلی رکعت	دوسری رکعت
جمعہ	فجر	سورۃ الاسراء آیات 79 تا 85	سورۃ الکہف آیات 2 تا 11
	مغرب	سورۃ الفیل	سورۃ القریش
	عشاء	سورۃ الضحیٰ	سورۃ التین
ہفتہ	فجر	سورۃ البقرہ آیات 1 تا 8	سورۃ البقرہ آیات 9 تا 17
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	آیۃ الکرسی	سورۃ البقرہ آخری آیت
اتوار	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ حم سجدہ آیات 31 تا 33	سورۃ حم سجدہ آیات 34 تا 37
سوموار	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الحشر آیات 19 تا 22	سورۃ الحشر آیات 23 تا 25
منگل	فجر	سورۃ البقرہ آیات 255 تا 258	سورۃ آل عمران آیات 26 تا 31
	مغرب	سورۃ الکافرون	سورۃ النصر
	عشاء	سورۃ الزلزال	سورۃ التکاثر
بدھ	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الشمس	سورۃ الضحیٰ
جمعرات	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الضحیٰ	سورۃ الم نشرح

آخر پر خاکسار سب سے پہلے تو اپنے مولا کریم کا شکر ادا کرتا ہے جس نے اس ناچیز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سفر پر جانے کی توفیق بخشی اور پھر اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہے جنہوں نے اپنے اس حقیر غلام کو اس تاریخی سفر میں اپنے ساتھ لیجانے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا، ورنہ یہ عاجز تو من آنم کہ من دانم کے مصداق اپنی حالت اور حیثیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ حسن و احسان کے اس پیکر وجود کیلئے میرے دل کا حال یہ مصرعہ بڑی خوبی سے بیان کررہا ہے۔

قربان تست جان من اے یار محسنم

اس رپورٹ کی تیاری میں مدد کرنے والے تمام دوستوں کا بھی خاکسار یہاں شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے جن میں ان ممالک کے امراء، مربیان اور کئی دوسرے دوست شامل ہیں جو میری درخواست پر مختلف قسم کی معلومات اکٹھی کرکے مجھے مہیا کرتے رہے اور اس کی Typing کرکے میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔

کسی شاعر کا یہ شعر اپنے پیارے آقا کی نذر کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ ؎

تو جہاں چلے صبا چلے تو جہاں رکے بہار ہو
تیری جس طرف بھی اٹھے نظر وہاں موسم گُل کھلا رہے

حفظ قرآن کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو یہ دعا سکھائی اے اللہ اے رحمان میں تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی پاک کتاب کے حفظ کو جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے خوب پختہ کردے اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جو تجھے راضی کردے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر 3493)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان)

ذرا دیکھو میرے گلاب کو

یہ بجا ہے وقت ہے عصر کا اور شام سی ہے تنی ہوئی
جہاں راہنمائی کے تھے نشاں وہاں گرد سی ہے جمی ہوئی

میرے بدگماں کے جو پیڑ تھے سبھی خشک ہیں کوئی دیکھ لے
کہ ہیں آندھیوں میں گھرے ہوئے اور آگ سی ہے لگی ہوئی

یہاں ایک رجل رشید نے تھا جگانا آ کے جہان کو
کہ کسوفِ شمس و قمر میں تھی یہی پیشگوئی چھپی ہوئی

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں میرے شہر کی یہی ریت ہے
ذرا دیکھو تو سرِ کوہ تم وہ گھٹا ہے خوب چڑھی ہوئی

ذرا دیکھو میرے گلاب کو کہ چمن ہے اس سے سجا ہوا
وہ نکھار ہے کہ بہار بھی وہاں راہ میں ہے کھڑی ہوئی

یہ جاں تیری، میرا دل تیرا، اسے جانِ جاناں قبول کر
کہ ہر ایک پل میری زندگی ہے ترے ہی نام لکھی ہوئی

کئی جاں لٹا کے چلے گئے کئی راستے میں ہیں منتظر
کئی میرے شیر ہیں ملتجی ابھی کربلا ہے سجی ہوئی

”بڑا شور ہے میرے شہر میں کسی اجنبی کے نزول کا“
یہ اٹل ہے مالک کا فیصلہ اور یہ لوح بھی ہے لکھی ہوئی

ابن کریم

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

والدین وسیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

تمام والدین سے درخواست ہے کہ جن کے بچے اور بچیاں امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے بعد پیشہ ور تعلیمی ادارہ جات مثلاً میڈیسن، اکاؤنٹس، بزنس، کمپیوٹر سائنس، لاء وغیرہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں ان کیلئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ چار یا پانچ سالہ بیچلرز پروگرام پاکستان سے مکمل کریں اوراس کے بعد اگر مزید پڑھنے کی خواہش ہے تب بیرون ملک داخلہ کی کوشش کریں کیونکہ پھر ماسٹرز پروگرام صرف ایک سال سے دو سال تک محیط ہوتا ہے اوراس طرح کل اخراجات بیچلر کے مقابلہ میں بھی کم ہوتے ہیں نیز مالی معاونت ماسٹرز لیول پر یونیورسٹی کی طرف سے زیادہ کی جاتی ہے، اس لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ چار پانچ سالہ بیچلر پروگرام پاکستان کے کسی ادارے سے مکمل کی جائے پھر ماسٹر پروگرام کیلئے بیرون ملک Apply کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ناصر ہو۔ آمین

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم طارق مسعود صاحب ناظم اطفال علاقہ حیدرآباد اور محترمہ فائزہ طارق صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 17 مئی 2010ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام فیضان احمد طارق تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم یعقوب احمد صاحب آف محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ کا پوتا اور محترم عباس احمد صاحب اٹھوال آف نصرت آباد فارم ضلع میر پور خاص کا نواسہ ہے۔ اسی طرح نومولود حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت میاں غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پھیروچیچی نزد قادیان کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

مکرم محمد توفیق صاحب ولد مکرم محمد شریف صاحب دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا صحیح اور درست نام محمد توفیق ولد محمد شریف ہے نہ کہ محمد توفیق ولد سلطان احمد۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ولادت

مکرمہ راشدہ یوسف صاحبہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم فرخ نبیل باجوہ صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30 مئی 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عامل توصیف تجویز ہوا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالخالق خاں صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے نیک خادم دین اور جماعت کیلئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد خادم صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا جان محترم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چٹھہ ولد مکرم چوہدری شاہ دین صاحب چٹھہ سابق صدر جماعت احمدیہ چک R-184/7 ضلع بہاولنگر مورخہ 7 جون 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 8 جون کو صبح 8 بجے چک R-184/7 میں محترم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر نے پڑھائی۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ چچا جان مرحوم ایک بہت غیور، بہادر اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ 1953ء کے دوران شدید مخالفتوں اور ابتلاء میں آپ نے مثالی جرأت اور صبر وثبات کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ کم وبیش 50 سال مقامی جماعت کے صدر رہے۔ اتنا ہی عرصہ چک R-184/7 کے نمبردار بھی رہے۔ نماز باجماعت اور چندہ جات میں بہت باقاعدگی رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ مقامی یونین کونسل کی سطح پر بنائی گئی سرکاری مصالحتی کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ گاؤں کے لوگ بھی اپنے تنازعات کا فیصلہ اکثر آپ سے کرواتے۔ لوگوں کے دکھ، درد اور خوشی غمی میں برابر کے شریک ہوتے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ تو جنون کی حد تک تھا۔ خاکسار کے والد مرحوم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ اور چچا جان مرحوم لمبا عرصہ اس گاؤں (چک R-184/7) میں اکٹھے رہے۔ باقی تین بھائی دوسرے مقامات پر بودوباش رکھتے تھے۔ چچا جان اور والد مرحوم جو 1983ء میں وفات پا گئے دونوں بمع اہل وعیال بعد نماز مغرب کھانے کے بعد مجلس لگاتے جس میں جماعتی اور دینی امور پر گفتگو ہوتی یا بچوں کو نماز اوراس کا ترجمہ سکھایا جاتا۔ خاکسار اور میرے چھوٹے بھائی مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت نے بھی بچپن میں نماز اوراس کا ترجمہ چچا جان مرحوم ہی سے سیکھا۔ ہمارے گھروں میں روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل آتے تھے جس کی وجہ سے جماعت اور خلافت کی محبت کی نعمت ہمیں نصیب ہوئی۔ چچا جان مرحوم کے ایک فرزند مکرم مبارک احمد چٹھہ صاحب ان دنوں جرمنی میں ایک حلقہ کے امیر ہیں اور دوسرے دو بیٹوں کے نام مکرم ناصر احمد صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب ہیں۔ اس کے علاوہ مرحوم چچا جان نے پانچ بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں جان محترم محمود احمد صاحب ابن محترم چوہدری نور احمد صاحب آف کنری ضلع عمر کوٹ بعمر 73 سال مورخہ 16/اپریل 2010ء کو عرصہ بیمار رہنے کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اگلے دن فیکٹری ایریا کنری میں مکرم عبدالقدیر فیاض چانڈیو صاحب مربی ضلع عمرکوٹ نے پڑھائی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں مورخہ 18/اپریل کو بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں آپ کے ایک بیٹے مکرم مصور احمد جاوید صاحب ناظم صحت جسمانی علاقہ حیدرآباد ہیں۔ مرحوم حضرت میاں غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پھیروچیچی نزد قادیان کے پوتے اور حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بھتیجے تھے۔ مرحوم پنج وقتہ نمازوں کے پابند، چندہ کی بروقت ادائیگی کرنے والے اور خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

آل ربوہ سوئمنگ مقابلہ جات

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت کے تعاون سے مورخہ 19 تا 21 مئی 2010ء بمقام سوئمنگ پول دارالرحمت غربی آل ربوہ سوئمنگ مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی ان مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ نے مورخہ 19 مئی کو دعا کے ساتھ کیا۔ ان مقابلہ جات کے فائنل مقابلے مورخہ 21 مئی کو 6:15 بجے شام سوئمنگ پول میں ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید فرخ احمد شاہ صاحب ایڈیشنل ناظم صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ان مقابلہ جات میں 43 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ تمام کھلاڑیوں کو 4 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ جن میں انڈر 10، انڈر 12، انڈر 15 اور انڈر 30 شامل تھے۔ انصاراللہ کے درمیان 50 میٹر کا فری سٹائل کا خصوصی مقابلہ بھی کروایا گیا۔ ان مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فری سٹائل، بریسٹ سٹروک، بٹر فلائی، بیک سٹروک، فری سٹائل ریلے مکس۔ بعدہٗ اس اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(اے۔نور)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد یوسف طاہر صاحب بھٹہ ولد مکرم حکیم محمد شریف صاحب مرحوم مورخہ 30 مئی 2010ء کو محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ میں وفات پا گئے۔ اسی روز نماز جنازہ مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب دارالنصر وسطی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم بہت سادہ اور ہنس مکھ انسان تھے اپنے پرائے سب سے خوش ہوکر ملتے تھے پنج وقتہ نماز کے پابند تھے اپنے والد کی وفات کے بعد کچھ عرصہ والد صاحب کی جگہ دفتر تحریک جدید شعبہ کمیٹی آبادی ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی اور کچھ عرصہ دفتر صدر انجمن احمدیہ شعبہ وصیت میں اور کچھ عرصہ روزنامہ الفضل میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بھائی مکرم محمد امین بھٹہ صاحب اور مکرم منور احمد بھٹہ صاحب حال کراچی ایک بہن، ایک بیٹا خاکسار اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر دے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم حفیظ احمد فیضی صاحب 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں دہشت گردی کے نتیجہ میں شدید زخمی ہو گئے میو ہسپتال لاہور میں داخل رہنے کے بعد اب خدا تعالیٰ کے فضل سے گھر واپس آ گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی سمیت تمام زخمیوں کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ مبشرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک وقاص احمد صاحب حلقہ راجگڑھ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 28 مئی 2010ء کو ہونے والے سانحہ میں میرے شوہر اور کزن ماڈل ٹاؤن بیت النور میں معمولی زخمی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے۔ اس واقعہ کے بعد میرے شوہر جس کمپنی میں کام کرتے تھے وہاں کے مخالف لوگوں نے ذہنی طور پر کافی پریشان کیا اور غیر اخلاقی ای میل بھی کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے جاب چھوڑنا پڑی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زخمیوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور میرے شوہر کیلئے بہتر روزگار کا سبب بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ سحر کلیم صاحبہ بنت مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب وصیت نمبر 89671 نے مورخہ یکم جنوری 2009ء کو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجود پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب حال مقیم کینیڈا گزشتہ ماہ بیمار رہے ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کے انگریزی میں ترجمہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس خادم سلسلہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 1/19 واقع دارالنصر وسطی ربوہ
برقبہ 5 مرلہ برائے فروخت ہے
رابطہ: 0332-6575242,6213888

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

سجاد انٹرنیشنل سنٹر فار ہولز موپیتھی ربوہ
ایڈوانسڈ ہومیو پیتھی
تعارف/تعلیم/علاج: پروفیسر سجاد بانی ہولز موپیتھی
0334-6372030/047-6214226

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
042-5757847-48
Email:farooqestate@hotmail.com

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR
PH:047-6212434

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/12 واقع دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ
دومنزلہ مکان نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے
رابطہ جرمنی: 0049-6157-86246
رابطہ ربوہ: 0345-7599211

پلاسٹک کے شاپنگ بیگ کا استعمال قومی صحت اور سرمایہ کیلئے نقصان دہ ہے
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
7231681
7231680
7223204
عثمان الیکٹرونکس
طالب دعا: انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

TRUST TRAVELS
اندرون وبیرون ملک کی ہوائی سفر کے تمام
ائیرلائنز کی سستی اور کنفرم ٹکٹوں کی فراہمی
اپنے خوشگوار اور پُرسکون ہوائی سفر کیلئے
ٹرانسلیشن آف لینگویج عربی۔ فرنچ۔ جرمن
TRUST TRAVELS
16,LG, Ashrafi Hights Main Makret Gulberg II Lahore
رابطہ کیلئے
042-35751906
0333-4171780
0333-4706612
محمد یحییٰ خان

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below
TAYOTA
TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty
FAISALABAD MOTORS

An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared "The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years Declared by INDUS MOTOR Company Ltd. Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) & Services (041-8722005, 8732040). Introduce Express Maintenance in Services. For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052 Fax: 041-8712003
Now Opining Soon
TOYOTA
LYELLPUR MOTORS
3S TOYOTA Dealer Ship
The Largest Dealer Ship In South Asia
Opp: METRO Cash & Carry Sargodha Road, Faisalabad.
Ph: 041-8810941, 8810942
TOYOTA SARGODHA MOTORS
SARGODHA
An Authorized 3s Automobile Dealership Of Indus Motor Company Ltd. Deals In Sale Of All New Brands Of Toyota & Daihatsu (048-2317404-05) Sale Of Spare Parts (048-2311502) & Services (048-2317404-05)
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

LAHORE CENTRAL MOTORS (PVT)LTD
HINO
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road, Lahore. Ph: 042-37512007, Fax: 042-37512008

فاران ریسٹورنٹ ربوہ
فاران ریسٹورنٹ میں نماز عصر کے بعد چائے کے ساتھ سینڈوچ، پکوڑے اور برگر اور چکن ونگز مہیا ہوں گے گھروں میں پارٹیوں کیلئے سینڈوچ اور برگر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزانہ چکن کڑاہی، چکن تکہ، چکن پیس، مٹن کڑاہی، فرائی مچھلی، کوفتے، چکن

FD-10